

فلد لفیہ کا کلیسیائی زمانہ

مکاشفہ 3:7-13

287-1 اور فلد لفیہ کی کلیسیا کے فرشتہ کو یہ لکھ کہ جو قدوس اور برق ہے۔ اور داد کی کنجی رکھتا ہے۔ جس کے کھولے ہوئے کوکوئی بنذہبیں کرتا اور بند کئے ہوئے کوکوئی کھوتا نہیں وہ فرماتا ہے کہ میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں (دیکھ میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول رکھا ہے۔ کوئی اسے بنذہبیں کر سکتا کہ تجھے میں تھوڑا سازور ہے اور تو نے میرے کلام پر عمل کیا ہے اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔ دیکھ میں شیطان کے ان جماعت والوں کو تیرے قابو میں کر دوں گا۔ جو اپنے آپ یہودی کہتے ہیں اور نہیں بلکہ جھوٹ بولتے ہیں۔ دیکھ میں ایسا کرونا گا کہ وہ آکر تیرے پاؤں میں جسدہ کریں گے۔ اور جانیں گے کہ مجھے تجھے سے محبت ہے۔ چونکہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے۔ اس لیے میں بھی آزمائش کے اُس وقت تیری حفاظت کروں گا۔ جوز میں کے رہنے والوں کے آزمانے کے لیے تمام دینا پر آنے والا ہے۔ میں جلد آنے والا ہوں۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اسے تھامے رہتا کہ کوئی تیر اتنا جنہیں لے۔ جو غالباً آئے میں اسے اپنے خدا کے مقدس میں ایک ستون بناؤں گا۔ وہ پھر کبھی باہر نہ نکلے گا۔ اور میں اپنے خدا کا نام اپنے خدا کے شہر یعنی اس نئے یروشلم کا نام جو میرے خدا پاس سے آسمان سے اترنے والا ہے۔ اور اپنا نیا نام اس پر لکھوں گا۔ جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاوں سے کیا فرماتا ہے۔

287-2 فلد لفیہ سر دلیں سے ستر میل دور جنوب مشرقی علاقے میں واقعہ تھا۔ یہ لدیہ کا دوسرا بڑا شہر تھا۔ اور انگور پیدا کرنے والا مشہور ضلع کے کئی پہاڑوں پر تعمیر کیا گیا تھا۔ اس کے سکوں پر یونانیوں کے شراب دیوتا باخوس کا سر اور اس کی کاہنہ کی صورت بنی ہوئی تھی۔ اس کی آبادی یہودیوں سے تبدیل ہونے والے سچ بت پرستوں اور یہودیوں پر مشتمل تھی۔ اس شہر کو متعدد زلزالوں کی زد میں سے گز نرا پڑا تو بھی اس زمانے کی لمبائی مکاشفہ کے ساتوں شہروں میں سب سے زیادہ رتحی۔ درحقیقت یہ شہر بھی تک تر کی نام ان شوایخ خدا کے شہر کے نام سے قائم ہے۔

287-3 سکول کی ڈھلانی ظاہر کرتی ہے کہ شہر کا خدا باخوس تھا۔ باخوس بھی نمرود کی مانند تھا۔ اس پر نوحہ کیا جاتا ہے۔ گوہم میں سے اکثر اسکی عیش و عشرت متواتلی کی حیثیت سے جانتے ہیں۔

288-1 یہ ہمارے ذہنوں پر کس بات کو روشن کرتا ہے۔ یہاں ایک سکھے ہے جس کے ایک طرف تو دیوتا ہے اور دوسری طرف کا ہمہ یا نبی۔ آپ سکے کو انگلیوں کے ذریعے اوپر اچھال لیں۔ جس طرح یہ نیچے گرے اس کا کچھ مطلب ہوگا؟ نہیں جناب؟ یہ وہی سکھے ہے۔ یہ یسوع اور مریم کا رومی مذہب ہے۔

288-2 لیکن ہم صرف روم کی بابت ہی نہیں سوچ رہے۔ صرف ایک ہی کبھی تو نہیں یقیناً۔ ایسے نہیں۔ اس لیے کہ وہ اپنی حرام کاری کے باعث اب ماں بن چکی ہے۔ اس کی بیٹیاں اب اسی نکسال کا سکھے ہے۔ ان سکوں کی ایک طرف تو انہوں نے یسوع کی پرستش کی صورت بنا کر ہے۔ لیکن دوسری طرف ان کی کہانت کرنے والی نبی ہے جو ان کے لیے اپنے عقامہ۔ رسومات اور گلے لکھ کر لوگوں کی نجات کی خاطر ان کو نجتی اور اس بات پر زور دیتی کہ حقیقتی روشنی صرف اسی کی پاس ہے۔

288-3 یہ کس قدر قابل غور حقیقت ہے کہ اس زمانے کی مثال ایک سکے کے ساتھ دی گئی ہے۔ اس لیے کہ ماں اور اس کی بیٹیاں سب کی سب آسمان پر جانے کے راستے کو پیسے کے ساتھ خرید رہی ہیں۔ تمیت خریدنے کو بلکہ پیسے ہے۔ روح نہیں بلکہ دولت ہے جو ان کو آگے لے کر چلتی ہے۔ اس دنیا کے خدا (دولت) نے ان کی آنکھوں کو انہا کر رکھا ہے۔

288-4 لیکن ان کا کاروبار موت کی صورت میں اختتام پزیر ہو گا۔ کیونکہ یہی وہ زمانہ ہے جس کو روح پکار رہا ہے۔ کہ ”دیکھ میں جلد آنے والا ہوں“۔
اے خداوند! یسوع جلد آ۔

زمانہ

288-5 فلڈ یفیہ کا زمانہ 1750ء سے لے کر 1906ء تک چلا چونکہ فلڈ یفیہ کا معنی بھائیوں کا پیار ہے۔ اس لیے یہ زمانہ فلڈ یفیہ شہر کے نام کے معنی کے اعتبار سے۔ برادرانہ الفت کے زمانے کے نام سے کہلایا۔

پیامبر

288-6 اس زمانے کا پیامبر بغیر کسی شک کے جان ویسلی تھا۔ جان ویسلی ستر جون 1703ء کو اپورٹھ(Epworth) کے مقام پر پیدا ہوا اور سیموئیل اور سونہ ویسلی کے انیس بچوں میں سے ایک تھا۔ اس کا باپ کلیسیائے انگلستان کا چپن تھا۔ لیکن ایسے لگتا ہے کہ جان کے ذہن میں مذہبی تبدیلی اس کی ماں کی مشابی زندگی کے باعث آئی نہ کہ اس کے باپ کے علم الہیات سے جان ایک ہونہا عالم تھا۔ یہ ان دونوں کی بات ہے جب وہ ارنورڈ میں تھے کہ وہ اور اس کا بھائی چارلس دونوں ایک ایسے گروہ میں شامل ہو گئے۔ جو تجربے کی زندگی پر کر کے صداقت کو ظاہر کرتے تھے نہ صرف تعلیمی معیار کو لیے پھرتے تھے۔ انہوں نے کام کرنے کے لیے ایک روحاںی اصول متعارف کرایا یعنی غریبوں کو دینا یا باروں اور قیدیوں کی زیاداری کرنا۔ ان وجوہات کی وجہ سے ان کو میتھوڑست اور اسی قسم کے دیگر تمسخر آمیز ناموں سے پکارا گیا۔ جان دنیا کے لوگوں کے مذہب کی ضرورت کی رویا سے مکمل طور پر متاثر ہوا کہ انہیں لوگوں میں بطور مشنری کام کرنے کے لیے جا جیا (امریکہ چلا گیا اپنے سفر کے دوران انسے دیکھا کہ جہاز کے پیشتر مسافر مارکنیز ہیں۔ وہ ان کی حلیمی۔ اطمینان اور تمام حالات میں دلیری کو دیکھ کر بڑا متاثر ہوا۔ جارجیا میں اس کی کوشش اپنی خود انکاری اور سخت محنت کے باوجود بھی ناکام ثابت ہوئی اور وہ یہ چلاتا ہوا۔ انگلستان میں واپس آیا کہ میں امریکہ کیا کہ انہیں لوگوں کو تبدیل کروں لیکن مجھے کون تبدیل کرے گا؟

289-1 انہیں میں واپس آ کر اس کی ملاقات دوبارہ مارکنیز کے ساتھ ہوئی یہ پیغمبر بولہر تھا۔ جس نے اسے نجات کا راستہ دکھایا۔ وہ حقیقی طور پر نئے سرے سے پیدا ہو پکا تھا۔ یہ بات اس کے بھائی چارلس کی جرمائی اور ظاہرہ غصے کا سبب نی جو اس بات کو سمجھنے سے قاصر تھا کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ جان جیسا روحاںی آدمی کہہ کر وہ پہلے خدا کے ساتھ درست نہ تھا۔ تاہم کوئی زیادہ عرصہ نہ گزار کہ چارلس بھی خدا کے فضل سے بچ گیا۔

289-2 ویسلی نے اب انجلیل کی منادی انہیں کی ان پلپوں پر سے شروع کی جہاں پہلے اس کو رسائی حاصل تھی۔ لیکن جلد ہی انہوں نے اسے باہر کال دیا۔ یہی وہ وقت تھا کہ اس کا ایک پرانا دوست جارج ٹفیلڈ اس کے لیے کھڑا ہوا۔ اور اس نے جان کو دعوت دی کہ وہ کھیتوں میں آ کر منادی کرے۔ جہاں ہزاروں لوگ کلام سنیں گے۔ جان پہلے پہل تو اس بات پر یقین نہ رکھتا تھا کہ وہ گروہوں کی بجائے کھلی فضائیں منادی کرے لیکن جب اسے نہ بھیز اور انجلیل کو روح کی قوت کے ساتھ کام کرتے دیکھا تو وہ پورے دل سے اس منادی کی طرف مائل ہو گیا۔

289-3 جلد ہی کام اس حد تک ترقی کر گیا کہ اس نے کئی لوگوں کو منادی کرنے کے لیے باہر بھیج دیا۔ ایسے لگتا تھا جیسے یونیکسٹ کا متوازن تجربہ ہے۔ جس نے لوگوں کو اٹھایا کہ وہ قوت کے ساتھ لوگوں میں منادی کریں۔

289-4 اس کے کام کی خلافت کی جانے لگی۔ لیکن خدا اس کے ساتھ تھا۔ روح کا کام بڑی قدرت کے ساتھ ظاہر ہونے لگا۔ اور اکثر لوگوں پا قائمیت کا روح اس طرح آیا کرتا تھا۔ کہ ان کی قوت جاتی رہتی تھی۔ اور وہ زمین پر گر کر اپنے گناہوں پر واویلا کرتے رہتے تھے۔

289-5 ویسلی نمایاں طور پر ایک بہادر آدمی تھا۔ وہ اپنے متعلق کہتا ہے کہ جب سے وہ پیدا ہوا ہے۔ اور جہاں تک اس کی یاد کا تعلق ہے۔ اس نے اپنی

روح کو پندرہ منٹ کے لیے پستی میں نہیں پایا۔ وہ چھ گھنٹے فی دن سے بڑھ کر کبھی نہ سوتا۔ وہ صبح ٹھیک وقت پر اٹھتا تاکہ اپنی قدرت کے دوران پانچ بجے منادی کو شروع کرے۔ وہ ایک دن میں چار مرتبہ منادی کیا کرتا تھا۔ اور یوں اوس طاسال میں کوئی آٹھ 800 سو سے زیادہ بیغام دیا کرتا تھا۔

290-1 جب اس کے لوگ خوشخبری کو دوڑونزدیک لے کر جاتے تو وہ ہزاروں میل کا سفر کرتا۔ درحقیقت ویسلی نے گھوڑے پر ایک سال میں چار ہزار پانچ سو میل کا سفر کیا۔

290-2 وہ خدا کی قوت والا یمانا رکھتا تھا۔ اور اس نے بڑے ایمان اور عجیب و غریب نتائج کے ساتھ یہاروں کے لیے دعا کی۔

290-3 اس کی اکثر عبادتوں میں روحانی نعمتوں کا ظہور بھی دیکھا گیا۔

290-4 ویسلی منظم جماعتوں کی حمایت میں نہ تھا۔ اس کے ساتھیوں نے ایک یونائیڈ سوسائٹی تیار کر کھی تھی جو نظم نقش چلانے والوں کا گروہ تھا۔ وہ دینداری کی قوت کی تلاش کرتے اور باہم کردا کرنے کے لیے جمع ہوتے تاکہ تسلی کا کلام حاصل کریں۔ اور ایک دوسرے کی نجات کے لیے کام کر سکیں ان لوگوں میں صرف وہی لوگ شامل ہو سکتے تھے۔ جن کے دلوں میں آنے والے غصب سے بھاگنے اور اپنے گناہوں سے نجات حاصل کرنے کی ترپ ہوتی۔ وقت گزرتا گیا انہوں نے ایک ایسا ضابطہ، قانون بنایا جسے وہ اپنی روحوں کی بہتری کے لیے ذاتی ضابطے کے طور پر استعمال کرتے ویسلی اس بات کو بھانپ گیا اور اسکی وفات کے بعد اس کی تحریک ایک منظم صورت اختیار کر لے گی۔ اور خدا کا روح ان کو مردوں کی طرح چھوڑ دے گا۔ اس نے ایک مرتبہ کہا کہ مجھے اس بات کا کوئی ڈر نہیں کہ خدا کا روح آگے بڑھنے کے لیے میتوڑو سٹ کا نام صفحہ ہستی سے مٹا دے لے۔

290-5 اپنی زندگی میں وہ بڑی دولت جمع کر سکتا تھا۔ لیکن اسے ایسا نہ کیا دولت کے متعلق اس کی مشہور کہاوت یہ تھی کہ جتنا آپ حاصل کر سکتے ہیں جتنا بچا سکتے ہیں بچالیں۔ اور جتنا آپ دے سکتے ہیں دے دیں۔ اگر آج ویسلی آکر اس مشن کو دیکھے جس کا نام میتوڑو سٹ ہے۔ ج کہ ایک امیر ملکیسا ہے تو اسے اس میں ویسلی کی زندگی اور اس کی قوت نہیں ملے گی ہے۔

290-6 یہاں یہی بتانا ضروری ہے کہ ویسلی نے کبھی بھی اس کام کو ایک فرقے کے طور پر شروع کرنے کی خواہش نہ کی تھی۔ گوہ خود ایمان کے لحاظ سے آرہیں تھا تو بھی اس نے تعلیمی بنیاد پر آپ کو بھائیوں سے الگ کرنے کی کبھی کوشش نہ کی۔ وہ یعقوب کے لیے امیدوار تھا۔ اسے ابدی زندگی کو ایمان اور اعمال کی بنیاد پر استوار کیا۔ با بصورت دیگر وہ کسی عقیدے یا تعلیمی بیان کو قبول کرنے کی وجہے اس کی اپنی زندگی سے ظاہر کرنے کا قائل تھا۔ جان ویسلی 88 برس کی عمر میں اس جہاں فانی سے کوچ کر گیا۔ اسے خدا کی خدمت اس انداز سے کی جس کے متعلق بہت کم لوگ سوچ سکتے ہیں۔

تسليمات

291-1 مکافہ 7:3 اور فلد یفیہ کی مکملیا کے فرشتہ کو لکھ کہ جو قدوس و برحت اور داؤ دی کجی رکھتا ہے جس کے گھولے ہوئے کوئی بند نہیں کرتا اور بند کئے ہوئے کوئی بند نہیں کھولتا۔ وہ یہ رہتا ہے کہ ”——

291-2 یہ کس قدر خوبصورت الفاظ ہیں۔ ان کا لمب ولہج کس قدر پیارا ہے یہ سوچ کس قدر بیجان خیز ہے کہ یہ تمام خصوصیات صرف ایک ہی شخصیت کے ساتھ مسلک کی جاسکتی ہیں۔ یہ یوں مسح کے سوا خداوند کا جلال ہے اس قسم کے الفاظ کہنے کی کون جرأت کر سکتا ہے؟ میں سمجھتا ہوں کہ ان میں سے ہر ایک محاورے کی درست ترجمانی کرنے کی چابی نویں آیت میں پائی جاتی ہے۔ ”دیکھیں شیطان کے ان جماعت والوں کو تیرے قابو میں کر دوں گا جو اپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں بلکہ جھوٹ بولتے ہیں دیکھیں میں ایسا کر دوں گا کہ وہ آکر تیرے پاؤں میں سجدہ کریں گے اور جانیں گے کہ مجھے تجھ سے محبت ہے۔“ چونکہ یہ آیت یہودیوں کے ساتھ جو ہمیشہ اپنے آپ کو باقی لوگوں سے بڑھ کر خدا کے فرزند کہتے ہیں۔ تعلق رکھتی ہے۔ اس لئے میں نے کہا ہے کہ یہ

آیت چاپی کی حیثیت رکھتی ہے۔ انہوں نے خداوند یسوع کو صلیب پر چڑھا کر مارڈا اُن کا ہولناک کام صدیوں سے ان کا خون ان کی گردن پر رہا ہے اور یہ سب کچھ محض اس لئے کہ انہوں نے یسوع کو اپنا مسح تسلیم کرنے سے انکار کر دیا۔ ان کی نظر میں وہ آئے والا یا بن داؤ نہ تھا۔ جعل زبول یا کوئی اور ناراست شخص تھا، جو صرف ہلاک کیے جانے کے قابل تھا۔ لیکن ایسا نہیں فی الحقيقة وہ عما نو ایل تھا خدا جو بدن میں ظاہر ہوا پیش کوئی مسح تھا۔ یقیناً وہ جس طرح وہ اپنے آپ کو ظاہر کر رہا ہے وہ وہی تھا۔ یہاں وہ یسوع ہے، یسوع مسح کل اور آج بلکہ اب تک یہاں ہے جو پاک ہستی چرا غادنوں کے نقش میں ہے یہ وہی یسوع ہے جو گلیل کے ساحل پر پھرا کرتا تھا۔ جس نے بیماریوں کو تندرنست کیا اور مردوں کو زندہ کیا۔ وہ ناقاب تردید ثبوت کے باوجود صلیب پر چڑھایا گیا۔ لیکن وہ دوبارہ جی اٹھا اور آسمان پر کیسیر یا کی وغیری طرف بیٹھا ہے۔

291-3 یہودیوں نے اس وقت اسے مقدس کہ کرند پکارا اور نہ ہی وہ اب اسے مقدس کہتے ہیں زبور 10:16 ”کیونکہ تو نہ میری جان کو پاتال میں بنے نہ دیکانہ اپنے مقدس کو سڑنے دے گا۔“ انہوں نے اس کی راست بازی کو شریعت کے آئینے میں دیکھنے کی کوشش نہ کی اور وہ بہت بڑی طرح سے ناکام ہوئے

291-4 کیونکہ شریعت کے اعتبار سے کوئی شخص راست باز نہیں ہو سکتا۔ شریعت کے ذریعے کوئی شخص پاک نہیں ہو سکتا۔ پاکیزگی خداوند کریم کی طرف سے ہے۔ کرنقیوں 30:1 ”لیکن تم اسکی طرف سے مسح یسوع میں جو ہمارے لیے خدا کی طرف سے حکمت ٹھہرا۔ یعنی راست بازی اور پاکیزگی اور مخلصی 2 کرنقیوں 21:5 ”تاکہ ہم اس میں ہو کر خدا کی راست بازی ہو جائیں۔ لیکن وہ ہلاک ہو گئے۔ اسیلے کہ انہوں نے اسے رد کیا تھا۔

292-1 اس زمانے کے لوگ بھی آج کل کی طرح غلطی کر رہے تھے۔ جس طرح یہودیوں نے عبادت خانے کے اندر پرستش کے لامبادے میں پناہ لے رکھی ہی۔ اس طرح فلد لیفیہ کے زمانے میں بھی انہوں نے گلیسیا کے اندر پناہ لے لی۔ کسی گلیسیا میں شامل ہونا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ زندگی گلیسیا کے اندر نہیں بلکہ مسح میں ہے ”اور وہ گواہی یہ ہے کہ خدا نے ہمیں ہمیشہ کے زندگی دی ہے۔ جس کے پاس خدا کا بیٹا نہیں اس کے پاس زندگی نہیں۔“ انسانوں کو روح کے ذریعے پاک کیا جاتا ہے۔ یہ پاکیزگی کا روح تھا۔ جس نے یسوع کو مردوں میں سے جلایا اور جو ہمارے اندر سکونت کرتا اور اپنی پاکیزگی سے ہمیں پاک کرتا ہے۔

292-2 یہاں وہ پاک ہستی کھڑی ہے۔ اور ہم اس کی راست بازی کا لباس پہن کر اسکے ساتھ کھڑے ہوئے اور اس کی پاکیزگی کے ساتھ پاک ہوئے۔

292-3 یہ چھٹا زمانہ ہے۔ خدا کی نظروں میں یہ وقت ختم ہونے والا ہے وہ جلد ہی واپس آئے گا۔ اور جو نبی وہ آئیے گا تو یہ آواز گوئے گی کہ ”جو جس ہے جس ہوتا جائے۔۔۔۔۔ جو پاک ہے وہ پاک ہی ہوتا جائے۔۔۔۔۔ مکافہ 22:11“

292-4 قدوس و برحق ہے وہ یہ فرماتا ہے۔ اب لفظ برحق بہت عمده ہے اسکو محض جھوٹ کے مقابلے میں پیش نہیں کیا گیا۔

292-5 مثال کے طور پر ہم یاد کریں گے کہ یسوع بہت عمدہ ہے اس کو محض جھوٹ کے مقابلے میں پیش نہیں کیا گیا۔ مثال کے طور پر ہم یاد کریں کہ یسوع نے یوحنा 3:6 میں کہا ہے کہ ”مویں نے تمہیں وہ آسمانی روئی نہیں دی لیکن میرا بپ تمہیں آسمان سے حقیقتی روئی دیتا ہے۔ یوحنा 15:15“ اگورا حقیقتی درخت میں ہوں۔“۔ عبرانیوں 24:9 کیونکہ مسح اُس ہاتھ کے بنائے ہوئے پاک مکان میں داخل نہیں ہوا۔ جو کہ حقیقی پاک مکان کا نمونہ ہے۔ بلکہ آسمان ہی میں داخل ہوا۔ تاکہ خدا کے روبرو ہماری خاطر حاضر ہو۔ یوحنा 8:2 کیونکہ تاریکی مٹتی جاتی ہے اور حقیقی نور چمکنا شروع ہو گیا ہے۔

292-6 چونکہ یہ لفظ فی الحقيقة جزوی حصول کے مقابلے میں جس طرح کہ ان آیات میں بیان کیا گیا ہے۔ ایک مکمل حصول کا ذکر کرتا ہے۔ اب ہم اس اصل نمونے اور نقطی نمونے کے فرق کو اس کے عکسی خلاصے کے طور پر سمجھ سکتے ہیں۔ مثال کے طور پر آسمانی من کے نمونے ہی کو مجھے خدا نے اسراہیل کے لیے آسمان سے فرشتوں کی خوارک بھیجی۔ لیکن اس روئی اور خوارک نے ان کو مطمئن نہ کیا۔ یہ صرف ایک دن ہی کے لیے کافی ہوتی تھی جو اس کو کھاتے تھے وہ اگلے دن پھر بھوک محسوس کرتے تھے۔ اور اگر اس کو رکھ لیتے تو اس میں سڑاہیں پیدا ہو جاتی۔ لیکن یسوع اصل آسمانی روئی ہے۔ جبکہ من صرف ایک نمونہ یا

عکس تھا۔ اور اگر کوئی اس روٹی میں سے کھاوے جو آسمان سے اتری تو وہ کبھی بھوکا نہ ہوگا۔ اس کو بار بار واپس آ کر کھانے کی حاجت نہ رہے گی۔ جو نبی وہ اس میں سے کھاتا ہے اس کو ابدی زندگی مل جاتی ہے۔ فی الحقیقت یہاں ایک صداقت ہے۔ مزید تمیں سائے کی ضرورت نہیں۔ بخوبی نجات کی کوئی ضرورت نہیں رہتی۔ جبکہ یہ مکمل نجات ہوتی ہے۔ جس طرح کہ یہ یوں خدا کا ایک حصہ نہیں۔ بلکہ وہ خدا ہے۔

293-1 کوئی شخص اس بات سے انکار نہیں کر سکتا کہ اسرائیل کے پاس روشنی تھی صرف یہی وہ لوگ تھے۔ جن کے پاس قومی لحاظ سے روشنی تھی۔ یہ ایسے ہی جیسے کہ مصر میں اس قدر گہری تاریکی تھی۔ کہ اسے محسوس کیا جا سکتا تھا۔ لیکن اسرائیلوں کے گھروں میں روشنی تھی۔ لیکن ایک حقیقی نور آگیا ہے۔ دنیا کا نور یہ یوں ہے۔ مویں اور دیگر بنی مسیح کے متعلق روشنی کلام کے ذریعے لائے یوں اسرائیل کے پاس روشنی تھی۔ مگر اب نور چمکنا شروع ہو گیا ہے۔ اور جو روشنی ٹھیما رہی تھی۔ اب خدا کے نور کی صورت میں اس کے لوگوں کے درمیان پھوٹ چکی ہے۔ جس طرح کہ آگ کا ستون روشنی دیتا ہے اور وہ نہایت ہی عجیب تھا۔ اسی طرح اب نور زندگی دونوں محضیں الہیت میں ظاہر ہوئے ہیں۔

293-2 بنی اسرائیل ایک پھڑاکوئے کراپنے گناہوں کی معافی کے لیے منع پر قربان کیا کرتے تھے۔ اس سے قصور و اشخاص کے گناہ ایک سال تک ڈھانپے رہتے تھے۔ یہ مکمل قربانی نہ تھی یہ ایک سایہ تھا۔ چنانچہ ان کو ہر سال اپنے گناہوں کی قربانی گزارنی پڑی۔ کیونکہ ان کے اندر اب بھی گناہ کرنے کی خواہش ہوا کرتی تھی۔ جانوروں کی زندگیاں ان کے گناہوں کا کفارہ دیا کرتی تھیں۔ لیکن چونکہ یہ جانوروں کی زندگیاں ان کے گناہوں کا کفارہ دیا کرتی تھیں۔ لیکن چونکہ یہ جانور کا خون ہوا کرتا تھا۔ جو بہایا جاتا تھا۔ اس لیے جانور کی زندگی قربانی دینے والے کے اندر نہ آ کہتی تھیں۔ اور بالغرض یہ ۲ بھی جاتی تو بھی اس سے کوئی فائدہ نہ مل سکتا۔ لیکن جب مسیح کو جملہ عوضی ہے (دے دیا گیا۔ اور اس کا خون بہایا گیا۔ تو جو زندگی مسیح میں تھی۔ وہ تو بہ کرنے والے شخص میں واپس آتی۔ چونکہ وہ زندگی مسیح کی مکمل زندگی ہونے کی وجہ سے بے گناہ اور درست ہوتی تھی۔ اس لیے گناہ گاہ آزادی سے جا سکتا تھا۔ اس لیے کہ اس کے اندر گناہ کرنے کی خواہش نہ رہا کرتی تھی۔ یہ یوں کی زندگی۔ اس شخص میں واپس آتی تھی۔ رو میوں 2:8 کا یہی مطلب ہے۔ ”کیونکہ زندگی کی روح کی شریعت نے مسیح یوں میں مجھے گناہ اور موت کی شریعت سے آزاد کر دیا۔

293-3 لیکن یہ یوں کے زمانے کے یہودیوں نے اس قربانی کو قبول کرنا پسند نہ کیا۔ بیلوں اور برکروں کے خون نے کسی چیز کو حل نہ کیا۔ اس وقت یہ خدا کا مقرر کیا ہوا طریقہ تھا۔ لیکن اب مسیح نے بدن میں ظاہر ہو کر اپنے خون کو بہانے کے ذریعے گناہ دور کر دیا ہے۔ یہودیوں نے اس بات کو قبول نہ کیا۔ لیکن فلدیفیہ کے زمانہ کا کیا حال ہے؟ اور نہ صرف اس زمانے بلکہ زمانوں کا بھی؟ کیا انہوں نے تج میں اس سچائی کی حقیقت کو قبول کر لیا؟ نہیں جناب اگر لوٹھر نے راستبازی کی سچائی کو متعارف کرایا۔ تو بھی رومی کلیسیا اور اس کے مشرقی حریف راخ الاعتقاد کلیسیا بھی تک اپنے کاموں کے ذریعے نجات حاصل کرنے کے عمل کے ساتھ چمٹی ہوئی ہے۔ کاموں کا اچھا ہونا نہایت ہی عمده بات ہے۔ لیکن وہ آپ کو چھاتے نہیں۔ وہ آپ کو کامل نہیں بناتے۔ مسیح ہے یا پھر ہلاکت لیکن مسیح اور ہمارے کام نہیں بلکہ صرف مسیح ہے۔ اس زمانے میں آمیزم جو مسیح کو ایک حقیقت کے طور پر نہیں مانتے۔ سال شروع ہوئے۔ وہ لوگ نہیں گاتے کہ ہو جو کہ کروں سے جاری۔ بلکہ ان کے گیت کے الفاظ ہیں۔ ”ہوا در میرا اچھا جاں چلن“، میں اچھے چال چلن پر یقین رکھتا ہوں۔ اگر آپ فکر کے بیں تو آپ راستی کے کام کریں گے۔ ہم اس بات پر پہلے ہی بحث کر چکے ہیں۔ لیکن مجھے یہ کہنے دیں کہ نجات یوں کے ساتھ کسی اور بات کو شامل کر کے حاصل نہیں کی جاسکتی۔ یہ صرف یہ یوں ہے نجات خداوند کریم کی طرف سے ہے شروع سے لے کر آخر تک۔ صرف خدا ہی ہے۔ آپ اس کی زندگی کو اپنے اندر آنے دیں۔ یہ اس کا خون ہی ہے۔ جو مجھے پاک کرے۔ اس کا روح مجھے معمور کرے۔ اس کا کلام میرے دل اور منہ میں ہو۔ اسی کے کوڑے ہیں۔ جو مجھے تندurst کریں۔ یہ صرف یہ یوں اور یہ یوں ہی ہو۔ میرے راست بازی کے کاموں کے ساتھ نہیں جو میں نے کیے ہیں۔ نہیں۔ جناب۔ مسیح میری زندگی ہے۔ آمین۔

294-1 میں چاہتا ہوں کہ اس خیال کو پیش کرتا ہی جاؤں۔ لیکن میں آپ کو ایک اور خیال دوں گا۔ اور یہاں زائل گیت کے متعلق ہے۔ جو اے۔ بی۔ سیکن

نے لکھا۔

کبھی یہ برکت تھی۔ لیکن اب یہ خداوند ہے۔

کبھی یہ احساس ہی تھا۔ لیکن اب یہ اس کا کلام ہے۔

کبھی میں اس کی نعمتیں چاہتا تھا۔ لیکن اب صرف اس کے دینے والے کو چاہتا ہوں۔ کبھی میں الٰہی شفاق چاہتا تھا۔ لیکن اب صرف اسی کو۔

سب میں یسوع ہی ہو۔ میں یہ گیت گاؤں گا۔

سب کچھ یسوع میں اور یسوع سب میں ہو۔

294-2 زندگی میں ایسی کوئی چیز نہیں جو ایسی اچھی ہو۔ جیسی کہ اسے ہونا چاہیے۔ لیکن آپاں سب چیزوں کو مجموعہ مسح میں پائیں گے۔ اسکے علاوہ ہر چیز غیر ضروری ہو کر مٹتی جاری ہے۔

294-3 ”جودا و کی کنجی رکھتا ہے۔ یہ خوبصورت جو۔“ قدوس اور برحق کے بعد آتا ہے۔ مسح بخوبی حصول کے مقابلے میں ایک کامل حصول ہے۔ اور یہ اس طرح ہے۔ موئی خدا کا بنی تھا۔ لیکن یسوع موئی کے مانند خدا کا بنی تھا۔ داؤ دخدا کے دل کے موافق ایک شخص تھا۔ بنی اسرائیل کا بادشاہ تھا۔ لیکن یسوع داؤ د سے بڑا۔ بادشاہوں کا بادشاہ۔ اور خداوندوں کا خدا۔ حقیقتی خدا تھا۔ داؤ د یہ دخدا کے قابلے میں پیدا ہوا۔ جس میں سے کوئی کاہن نہیں ہوا تو بھی اس نے نذر کی روٹی کو کھایا۔ جسے کاہن کے سوا اور کوئی نہ کھا سکتا تھا۔ وہ ایک زبردست سورا تھا۔ جو دشمن پر غالب آیا۔ اس نے سلطنت کو فاتح کیا۔ اور بادشاہ کی حیثیت سے تخت پر بیٹھا۔ وہ بنی تھا۔ وہ مسح کا ایک عجیب و غریب نمونہ تھا۔ یہ عیاہ 22:22 میں لکھا ہے کہ ’میں داؤ د کے گھر کی کنجی اس کے کندھے پر رکھوں گا۔ پس وہ کھو لے گا۔ اور کوئی بندنہ کرے گا۔ اور وہ بندنہ کرے گا اور کوئی نہ کھو لے گا۔ روح القدس خداوند یسوع مسح اور کلیسیا میں اسکی خدمت کے متعلق پرانے عہدنا مے کا حوالہ استعمال کرتا ہے۔ داؤ د کی کنجی جس چیز کو ظاہر کرنی تھی۔ وہ اس وقت محض ایک گلکھ تھی۔ جواب یسوع مسح میں جو چاغدانوں کے بیچ کھڑا ہے پورا ہوا ہے۔ اسکو خداوند کے جی اٹھنے کے بعد پورا ہونا تھا۔ نہ کہ اسکی زمینی زندگی کے دوران۔ لیکن کنجی کس چیز کی علامت ہے؟۔ اسکا جواب کنجی کی حیثیت پر مبنی ہے۔ یہ اسکے ہاتھ میں نہیں اس نے اسے اپنے گلے میں نہیں لٹکایا ہوا۔ یہ کسی دوسرے شخص کے ہاتھ میں نہیں دی گئی۔ وہ آیت یہ ہے کہ تی کہ اس کو استعمال کرنے کا حق صرف اس کو ہے۔ اس لیے کہ وہ اکیا اکھوتا اور بند کرتا ہے۔ اور یسوع مسح کے سوا اور کسی شخص کے پاس اس قسم کا اختیار نہیں ہے۔ کیا یہ درست بات نہیں ہے؟ لیکن پھر کنجی کہاں ہے؟ یہ اسکے کندھے پر ہے۔ لیکن اس کا کندھے کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ یہ عیاہ 6:9 کو پڑھیں۔ اور سلطنت اس کے کندھے پر ہو گئی۔ لیکن اسکا کیا مطلب ہے؟ اسکا جواب یہ ہے کہ کندھے پر سلطنت کا محاورہ مشرق کی رسم نکاح سے نکلتا ہے۔ جب لہن کو دلہا کے حوالے کر دیا جاتا ہے۔ تو وہ اپنے بر قعہ کو اتنا کر دلہا کے کندھوں پر ڈال دیتی ہے۔ یہ اس بات کی علامت ہے کہ وہ صرف اسی کے اختیار میں ہے اور اس نے اپنے تمام حقوق اسکو منتقل کر دیئے ہیں کہ وہ اس کا سر ہے۔ بلکہ وہ اسکی حفاظت کا بھی ذمہ در ہے۔ اور اسکے علاوہ اور کسی کا بھی اس پر اختیار نہیں۔ وہ عزیز ترین داؤ د کی کنجی ہے۔ خدا کے بزرگ و برتر اپنے الٰہی انتقامات کے تخت پہلے ہی جانتا تھا کہ اسکی دلہن میں کون کون ہو گا۔ وہ دلہن کا چنان کرتا ہے۔ دلہن نے اسے نہیں چتا۔ وہ خود اس کے پاس نہیں آئی۔ بلکہ اسے خود اس کو بلا یا ہے۔ وہ اس کی خاطر مر گیا۔ اس نے اسے اپنے خون کے ساتھ دھو دیا ہے۔ اس نے اس کی خاطر قیمت ادا کی ہے۔ وہ اسکی اور صرف اسی کی ہے۔ وہ پورے طور پر اس کے پرد کی گئی ہے۔ اور وہ ساری ذمہ داری کو قبول کرتا ہے۔ پونکہ مسح کلیسیا کا سر ہے۔ اس لیے وہ اسکا سر ہے۔ جس طرح سارہ ابراہام کو خداوند کہہ کر پکارتی تھی۔ اسی طرح وہ بھی خوش ہے کہ وہ اسکا خداوند ہے۔ وہ بولتا ہے۔ اور وہ اس کا حکم مانتی ہے۔ اس لیے کہ یہ اسکی خوشی ہے۔

295-1 لیکن کیا لوگوں نے اس چجائی کی طرف کان لگایا؟ کیا انہوں نے اس شخصیت کو اہمیت دی ہے۔ جسے اپنی کلیسیا پر پوار اختیار ہے۔ میں کہتا ہوں کہ نہیں کیونکہ ہر زمانے کے اندر کلیسیا پر پیشواؤں۔ کاہنوں اور رسولی جانشیوں کا قبضہ رہا ہے۔ انہوں نے جس پر چاہا فضل اور حرم کا دروزہ بند کیا۔ اور بجائے

اسکے ان پر کلیسیائی ذمہ داریاں اور پیار عائد کرتے انہوں نے زبردستی کی حوس کے ساتھ اس کو لوٹا۔ اور برادیا کیا۔ پادری عیش و عشرت کی زندگی بس کرتے تھے۔ جب کہ غریب کلیسیا بدسلوکی کے بھوسے سے سیر ہوتی تھی اسکا فرق کسی ایک زمانے میں بھی نہ پڑا۔ بلکہ ہر زمانہ تنظیمی روایات کے ساتھ بندھا ہوا ہے۔ اور اس نے لوگوں پر تسلط قائم کر کے کلیسیا کو حکومت کے حوالے کر دیا۔ لوگوں کو ذرا سماجی اچھنے کی جرأت کرنے دیں۔ وہ بڑی بے دردی کے ساتھ ان کو دبادیں گے اور باہر نکال دیں گے۔ ہر من اور فرقے کے اندر اس طرح کی روح ہے۔ ہر فرقہ حلف اٹھاتا ہے۔ کہ کلیسیائی تسلط کی کنجیاں صرف وہی کھول سکتا ہے۔ لیکن یہ مسیح نہیں ہے۔ یہ صرف یسوع اور فقط یسوع ہی ہے۔ وہ بدن کے اعضاء کو ترتیب دیتا ہے۔ اور ان کی خدمت سے کرم بستہ کرتا ہے۔ وہ نعمتوں کو اس کے اختیار میں دے دیتا ہے۔ وہ ان کی فکر کرتا ہے اور ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ وہ مکمل طور پر اسکی ملکیت ہے اور اس کے سوا وہ کسی کو نہیں رکھتا۔

295-2 جس کلیسیائی زمانے کے اندر ہم رہ رہے ہیں۔ یہ بات اس کے کس قدر بعدید ہے۔ لیکن وہ دن آنے والا ہے۔ جب یہ تمام لوگ جو اس وقت کلیسیا کے ترجمان بننے کا دعویٰ کرتے ہیں تحریک میں کھڑے ہوں گے۔ تاکہ مخالف مسیح کو اپنی تنظیم کا سربراہ بنادیں۔ اور یسوع کو تخت پر سے اتنا رہ دیں۔ یوں ہم اسے کلیسیا کے باہر کھڑے ہو کر یہ کہتے سنیں گے کہ ”دیکھ میں دروازے پر کھڑا کھنکھناتا ہوں اگر کوئی میری آواز سن کر دروازہ کھولے گا تو میں اس کے پاس اندر آ کر اسکے ساتھ کھانا کھاؤں گا۔ اور وہ میرے ساتھ۔ مکاشفہ 10:3

296-1 لیکن مجھے یہ کہنے دیں کہ ہمارا خداوند نکست خود دہ نہیں ہے۔ لوگ خدا کا دروازہ کھولنے اور اس کا بند کرنے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ لیکن وہ جھوٹ بولتے ہیں۔ جو کچھ باپ نے اسے دیا ہے۔ اس کے پاس آئے گا۔ اور جو کوئی اسکے پاس آئے گا وہ اسے ہرگز نکال نہ دے گا۔ وہ ان میں سے ایک کو بھی نہ کھوئے گا۔ یوحنہ 37:6 اور جب مسیح کے بدن کا آخری شخص اندر داخل ہو جائے گا تو ہمارا خداوند ظاہر ہو گا۔

296-2 داؤ دی کی خبی کیا تمام اسرائیل کا بادشاہ داؤ نہیں؟ اور کیا یسوع اس حقیقت کے مطابق کہ وہ داؤ کے تخت پر بیٹھ کر ایک ہزار سال تک اس کی میراث پر سلطنت کرے گا۔ داؤ دکا بیٹا نہیں ہے؟ یقیناً داؤ دی کی خبی اس بات کو ظاہر کرتی ہے کہ یہ یسوع ہی ہے۔ جو ہزار سالہ بادشاہت کو لائے گا۔ وہ جس کے پاس موت اور عالم ارواح کی کنجیاں ہیں۔ خود اٹھے گا۔ تاکہ وہ لوگ زمین پر اسکی راست بازی کی سلطنت میں اسکے ساتھ بادشاہی کریں۔

297-1 یہ کس قدر زیالی بات ہے کہ ہمارے خداوند کے پاس اسکا جواب ہے۔ یقیناً خدا کے تمام وعدے اس میں پورے ہو رہے ہیں۔ درحقیقت ہم اس میں ہونے کی وجہ سے ان سب چیزوں میں شریک ہیں۔ جو اس نے ہمارے لیے حاصل کی ہیں۔

297-2 ہاں۔ جلال کا بادشاہ وہاں کھڑا ہے۔ کسی وقت وہ باپ ہونے کی حیثیت سے فرشتوں۔ کرو یوں اور سرافیم اور آسمان کے تمام لشکروں کے درمیان رہتا ہے۔ جو اسے قدوس نہ دوس۔ رب الافواج کے نام سے پکارتے تھے۔ اسکی پاکیزگی اس قسم کی تھی کہ کوئی شخص اس تک نہ پہنچ سکتا تھا۔ لیکن اب ہم اسکو کلیسیا کے اندر دیکھ رہے ہیں۔ کہ وہ اپنی پاکیزگی میں کلیسیا کو بھی شریک کر رہا ہے اور وہ ہمیں اس وقت تک شریک کرتا رہے گا۔ جب تک ہم اس میں خدا کی راستبازی نہ بن جائیں۔ ہاں۔ وہ کھڑا ہے۔ یسوع مکمل طور پر ہر چیز ہے وادی کا سوکن۔ صبح کا ستارہ۔ وہ ہزار میں ممتاز الگا اور اومیگا۔ داؤ دی اصل اور نسل باپ۔ بیٹا۔ اور روح القدس۔ سب میں سے کچھ ہے۔ یعنی ۶:۹ ”اس لئے ہمارے لیے ایک اڑکا تولہ ہو۔ اور ہم کو ایک بیٹا بخشتا گیا اور سلطنت اسکے کندھے پر ہو گی اور اس کا نام عجیب و مشیر خدائے قادر ابدیت کا باپ اور سلامتی کا شہزادہ ہو گا۔ اس میں سے ہر چیز کی تکمیل ہو چکی ہے گو کسی وقت ہم نے اسکی قدر نہ کی۔ لیکن اب ہم اسکے ساتھ ایسا پیر کرتے ہیں جو ناقابل بیان اور جلال سے بھرا ہوا۔ وہ کلیسیا کے درمیان کھڑا ہے اور ہم اسکی تعریف گائیں گے۔ کیونکہ وہ اپنی کلیسیا کا عظیم فاتح ہے جو اسکی دہن ہے۔ اسکا سربراہ ہے اس نے اس دہن کو خریدا ہے۔ وہ اس کی ملکیت ہے وہ اس کی اور صرف اسی کی ہے۔ اور وہ اسکی فکر کرتا ہے۔ وہ ہمارا بادشاہ اور ہم اسکی سلطنت اور اس کی ابتدی میراث ہیں۔

297-3 آپ کو یاد ہو گا کہ ساتویں آیت کے شروع میں میں نے کہا تھا کہ اس کو سمجھے کے لیے نویں آیت ہماری مدد کرے گی مجھے امید ہے کہ میرا مطلب ہے وہ آپ سمجھے گئے ہیں۔ یسوع اپنے آپ کو قدوس و برحق کے طور پر پیش کرتا ہے۔ ایک ایسی شخصیت جس کے پاس داؤ دی کی خبی ہے۔ اور جو کولتا ہے۔ اور

بند کرتا ہے۔ اور یہ بالکل صحیح ہے۔ یہ محاورے اسے درست کرتے ہیں۔ لیکن اس زمانے کے یہودیوں نے اسے اور جو کچھ اس میں تھا اس کو رد کر دیا۔ انہوں نے اپنے نجات و ہمداد کے لیے تھا اس کو رد کر دیا۔ اور اب برائے نام مسیحوں نے بھی اسی طرح کیا ہے۔ انہوں نے وہی کچھ کیا جو یہودیوں نے لیا تھا۔ یہودیوں نے اسے مصلوب کیا اور حقیقی ایمان دروں کے پیچھے پڑ گئے اور برائے نام مسیحوں نے بھی اسے نئے سرے سے مصلوب کیا ہے۔ اور وہ حقیقی کلیسا کو ختم کرنے کے در پے ہیں۔ لیکن خدا سچا ہے۔ اور وہ سب سے افضل ہے۔ اس کا آنا بھی باقی ہے۔ اور جب وہ آئے گا تو دھادے کا واحد حکمران کون ہے۔ اور جو نبی وہ اپنے آپ کو دنیا پر ثابت کرے گا اور تمام دنیا اس کے قدموں میں جھکلے گی تو اس وقت دنیا مقدسوں کے قدموں میں جھکے گی۔ اس وقت ثابت ہو گا کہ وہ اس کے ساتھ کھڑے ہونے میں حق بجانب تھے۔ خداوند اب تک مبارک ہو۔

کھلے ہوئے دروازے کا زمانہ

298-1 مکافہ 8:3 ”میں تیرے کاموں کو جانتا ہوں (دیکھ میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول رکھا ہے۔ کوئی اسے بند نہیں کر سکتا۔ کہ تھے میں ٹھوڑا سازور ہے اور تو نے میرے کلام پر عمل کیا ہے۔ اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔)“

298-2 اس آیت کا پہلا جملہ کہ ”دیکھ میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول دیا ہے کوئی اسے بند نہیں کر سکتا“، کے مطلب کی فراوانی کو سمجھنے کے لیے ہمیں یاد رکھنا چاہیے۔ کہ ہم نے ایک زمانے کا دوسرا زمانے میں مدغم ہونے کے متعلق کیا کہا ہے۔ یہ ایسے نہیں کہ ایک زمانہ کامل طور پر ختم ہو جاتا ہے۔ اور پھر دوسرا شروع ہوتا ہے۔ نہیں۔ بلکہ اسکا مطلب ایک چلتے ہوئے زمانے کا دوسرا زمانے میں شامل ہوتا ہے۔ اور یہ زمانہ کا خصوصی طور پر اگلے میں مدغم ہو ہے۔ یہ آخری زمانہ ہے لیکن آخری زمانہ کی لحاظ سے چھٹے زمانے کو لے کر چل رہا ہے۔ ساتوں زمانہ نہایت ہی قلیل عرصہ ہے جو کام انہائی تیزی کے ساتھ سرانجام دے رہا ہے۔ ہر زمانہ کی برائی سے لے کر پہنچت کی سچائی تک سمجھی اسی میں موجود ہیں۔ ایک مرتبہ فلد یفیہ کا زمانہ ختم ہوا تو دیکھیے کا زمانہ شروع ہو گیا۔ اور اس کے کڑوے دنوں اور گھنیوں دونوں کی کتابی شروع کر دی۔ لکھا ہے کہ ”پہلے کڑوے دانے جمع کرو۔ اور جلانے کے لیے ان کے گھٹے باندھ لو۔“ اور گھنیوں میرے کھیت میں جمع کر دو۔ متی 13:30 مہربانی سے اس بات کو یاد رکھیں کہ سردیں کے زمانے میں جس اصلاح کو شروع کیا۔ اسے اس وقت تک جاری رکھنا چاہیے۔ جب تک دانہ جو پہنچت کے دن بویا گیا۔ بوئے جانے پانی دئے جانے اور بڑھنے کے عوامل سے نہ گزرے جی کہ وہ اپنی اصلی حالت کو اختیار کر لے۔ یعنی جس طرح کہ دانہ بویا گیا تھا۔ وی اگئے اور بڑھنے کے بعد اس طرح کا دانہ بن جائے جس طرح چل رہا ہے۔ تو کڑوے دانے بھی اپنے انہی مراحل میں سے گزر کر کتابی کے عمل تک پہنچیں گے۔ اور بالکل یہی چیز اسم و قوت و قوع میں آتے دیکھ رہے ہیں۔ اگر آپ موسم پر نظر کریں تو آپ اسکی ایک اچھی تصویر کھیج سکتے ہیں۔ موسم بہار میں جس پودے کو آپ پوری قوت کے ساتھ بڑھتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ وہ دفتاری تیز نکالتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ آپ صحیح طور پر بتاتے ہیں موسم بہار خزاں کس دن شروع ہو گیا ہے۔ موسم بہار اس میں مدغم ہو جاتی ہے۔ زمانے اسی طرح چل رہے ہیں۔ خاص طور پر یہ آخری دور۔

298-3 یہی زمانہ ہے جس میں یوں نے مزید فرمایا کہ دیکھ میں جلد آ رہا ہوں۔ آیت گیارہ یہ بات آخری زمانے کو چھوٹا زمانہ قرار دیتی ہے۔ لودیکیہ کا زمانہ تیزی سے کام کرنے کا زمانہ ہے۔ یہ چھوٹا سازمانہ ہے۔

299-1 اب ہم خصوصی طور پر اس کھلے ہوئے دروازے پر غور کریں گے جسے کوئی بند نہیں کر سکتا۔ سب سے پہلے میں اس کھلے ہوئے دروازے کے متعلق کہوں گا۔ جو اس زمانے کے لیے مشتری کام کے لیے کھلا تھا پوس خداوند کیلئے نئے مشتری کام کو کھلے ہوئے دروازے کے ساتھ تشویہ دیا ہے۔ 2 کرنیتھیوں 12:2 ”اور جب میں تھی کی خوشخبری دیئے کو دروازے میں آیا۔ اور خداوند میں میرے لیے دروازہ کھل گیا۔“ چنانچہ اس بات کا کلام کے ساتھ

موازنہ کر کے دیکھتے ہیں کہ کھلا دروازہ خوشخبری کو پھیلانے کے اس عظیم زمانے کو پیش کرتا ہے۔ جو دنیا نے کبھی دیکھا۔

299-2 میں چاہتا ہوں کہ آپ بیہاں کچھ دیکھیں۔ خدا تین میں کام کرتا ہے۔ کیا یہ ایسے ہی نہیں؟ یہ تیرا یعنی پرمکن کا زمانہ تھا۔ جب کلیسا نے ریاست کے ساتھ بیاہ کر لیا۔ نیکیوں کے کام نیکیوں کی تعلیم بن گئے۔ وہ زمانہ جنگلی انگور کے لیے کھلا ہوا دروازہ تھا ایک بار جب حکومت کی طاقت نے اسکی پشت پناہی کی تو یہ دنیا کا طریقہ بن گیا۔ گویہ صحیح کے نام سے تھی۔ یوں یہ جنگل کے آگ کی طرح پھیل گئی۔ لیکن اب تین زمانوں کے بعد ایمان کہ بہت بڑی جدو جہد کے بعد سچائی کا دروازہ کھل گیا۔ اب یہ وقت خدا کے کلام کا ہے بے شک پانچویں زمانے نے اس عظیم اور زبردست تحریک کے لیے میدان تیار کر دیا۔

299-3 کیونکہ اسی زمانے نے تحقیق کو آبادیات کے عمل اور کتابوں کی اشاعت کو متعارف کرایا۔ اگر یہ کھلا دروازہ پینکسٹ کے الہی نمونے کی پیروی کرتا تو یہ کس قدر عجیب و غریب ہوتا۔ اسکا نمونہ عبرانیوں 4-2:2 میں اس طرح بیان کیا گیا ہے۔ ”اس لیے جو با تین ہم نے نہیں ان پر اور بھی دل لگا کر غور سے کرنا چاہیے۔ تا کہ بہ کراؤ سے دور نہ چلے جائیں۔ کیونکہ جو کلام فرشتوں کی معرفت فرمایا گیا تھا۔ جب وہ قائم رہا اور ہر قصور اور نافرمانی کا ٹھیک ٹھیک بدله ملا تو اتنی بڑی نجات سے غافل رہ کر ہم کیونکہ بچ سکتے ہیں؟ جس کا بیان پہلے خداوند کے ویلے سے ہوا۔ اور سننے والوں سے ہمیں پایہ بثوت کو پہنچا۔ اور ساتھ ہی خدا بھی اپنی مرضی کے موافق نشانوں اور عجیب کاموں اور طرح طرح کے مجرموں اور روح القدس کی نعمتوں کے ذریعے اس کی گواہی دیتا رہا۔“ کیا آپ جانتے ہیں کہ یہ بذاتِ خود یسوع کا نمونہ ہے۔ جو کام مرسیوں ذکر کرتا ہے۔ مقدس 15:15-16:” اور اس نے ان سے کہا کہ تم تمام دنیا میں جا کر ساری خلق کے سامنے بھیل کی منادی کرو۔ جو ایمان لائے اور پتسمہ لے وہ نجات پائے گا۔ اور جو ایمان نہ لائے وہ مجرم ہمہ رایا جائے گا۔ اور ایمان لانے والوں کے درمیان یہ مجرم ہو گئے۔ وہ میرے نام سے بدرجھوں کو نکالیں گے۔ نئی نئی زبانیں بولیں گے۔ سانپوں کو اٹھالیں گے۔ اور اگر کوئی ہلاک کرنے والی چیز پہنیں گے۔ تو انہیں کچھ ضرر نہ پہنچ گی۔ وہ بیماروں پر ہاتھ کر کھیں گے تو اپنے ہو جائیں گے۔ غرض خداوند یسوع ان سے کام کرنے کے بعد آسمان پر اٹھایا گیا۔ اور خدا کی وطنی طرف میٹھ گیا۔ پھر انہوں نے نکل کر ہر جگہ منادی کی اور خداوندان کے ساتھ کام کرتا رہا۔ اور کلام کو مجرموں کے ویلے سے جو ساتھ ساتھ ہوتے تھے۔ ثابت کرتا رہا۔ آمین۔

300-1 اس نے یہ کبھی بھی نہ کہا کہ تمام دنیا میں جا کر باہل سکول قائم کرو۔ اور نہ ہی اس نے مطلوب چیزیں بانٹنے کے لیے کہا گویہ یہ چیزیں بہت اچھی ہیں لیکن جو کچھ یسوع نے کہا وہ صرف یہ ہے کہ جا کر بھیل کی منادی کرو۔ کام کے ساتھ لپٹے رہیں یہ نشان ظاہر ہو گے۔ جس طریقے سے خدا کی بادشاہی کی منادی کرنی ہے۔ اسکا پہلا ذکر اسوقت آیا جب اس نے بارہ کو بھیجا تھی 1:8-10:10 میں اس نے یہ کہہ کر حکم دیا۔ پھر اس نے اپنے بارہ شاگروں کو پاس بلا کران کو ناپاک روحوں پر اختیار خشناک ان کو نکالیں۔ اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کریں۔ اور بارہ رسولوں کے نام یہ ہیں۔ پہلا شمعون جو پطرس کہلاتا ہے اور اس کا بھائی اندریا۔ زبدی کا بیٹا یعقوب اور اس کا بھائی یوحنا۔ فلپس اور برتمائی تو ماورتی محصول لینے والا۔ حلفی کا بیٹا یعقوب اور تدی شمعون قفاری اور یہوداہ اسکریوئیتی جس نے اسے پکڑا وہ بھی دیا۔ ان بارہ کو یسوع نے بھیجا اور ان کو حکم دے کر کہا۔ غیر قوموں کی طرف نہ جانا۔ اور سامریوں کے کسی شہر میں داخل نہ ہونا۔ بلکہ اسراہیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے پاس جانا۔ اور چلتے چلتے یہ منادی کرنا کہ آسمان کی بادشاہی نزدیک آگئی ہے۔ بیماروں کو اچھا کرنا۔ مردوں کو جلانا۔ کوڑھیوں کو پاک صاف کرنا۔ بدرجھوں کو نکالنا۔ تم نے مفت پایا۔ مفت دنیا۔ یہ خدمت جو اسے ان کو دی اصل میں اس کے ذریعے اس نے ان کو اپنی خدمت میں شریک کیا۔ کیونکہ مت 25:9 میں یوں لکھا ہے۔

”اور یسوع سب شہروں اور گاؤں میں پھرتا رہا۔ اور ان کو عبادت خانوں میں تعلیم دیتا۔ اور بادشاہی کی خوشخبری کی منادی کرتا۔ اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری دور کرتا رہا۔ اور جب اس نے بھیڑ کو دیکھا تو اس کو لوگوں پر ترس آیا۔ کیونکہ وہ ان بھیڑوں کی مانند کا چروہا نہ ہے۔ خستہ حال اور پر اگنہ تھے۔ تب اس نے اپنے شاگروں سے کہا کہ فصل تو بہت ہے۔ لیکن مردو تھوڑے ہیں پس فصل کے مالک کی منت کرو کہ اپنی فصل کے لیے مزدوج بھیج دے۔

300-1 اب بہت سے لوگوں کا خیال ہے کہ خداوند نے اس قسم کی خدمت صرف رسولوں کو ہی دی تھی۔ اسلیے کہ جب وہ اس جہاں سے رخصت ہو گے تو یہ خدمت ختم ہو گئی۔ لیکن یہ اس طرح نہیں ہے۔ یہاں لوقا 1:10 میں ہم دیکھتے ہیں کہ اسے اپنی زندگی کے دوران ہی اپنے لوگوں کو قوت کی نعمت دینی شروع کر دی۔ لکھا ہے کہ ”ان باتوں کے بعد خداوند نے ستر آدمی اور مقرر کیے۔ اور جس شہر اور جگہ کو خود جانے والا تھا وہاں دو دو کر کے اپنے آگے بھیجا۔ اور ان سے کہنے لگے کہ فصل تو بہت ہے لیکن مزدور تھوڑے ہیں۔ اسلیے فصل کے مالک کی منت کرو۔ کہ اپنی فصل کائیں کے لیے مزدور بھیج۔ جاؤ دیکھو میں تم کو گویا بروں کو بھیڑوں کے پیچ میں بھیجتا ہوں نہ بٹوں لے جاؤ نہ جھوٹیاں۔ اور رہا میں کسی کو سلام کرو۔ اور جس گھر میں داخل ہو پہلے کہو کہ اس گھر کی سلامتی ہو۔ اگر وہاں کوئی سلامتی کا فرزند ہو گا تو تمہارا سلام اس پڑھئے گا۔ نہیں تو تم پر لوت آئے گا۔ اُسی گھر میں رہو۔ اور جو کچھ وہاں سے ملے کھاؤ پیو۔ کیونکہ مزدور اپنی مزدوری کو حقدار ہے۔ گھر گھرنہ پھر وہ۔ اور جس شہر میں داخل ہو اور وہاں کے لوگ تمیں قبول کریں تو جو کچھ تمہارے سامنے رکھا جائے کھاؤ اور وہاں کے بیاروں کو اچھا کرو۔ اور ان سے کہو کہ خدا کی بادشاہی تمہارے نزدیک آئیجی ہے۔

301-1 یہاں کون جرأۃ کر سکتا ہے کہ فلپس کی خدمت کا انکار کرے۔ کون ہے جو آریننس کی زبردست خدمت کا انکار کرے؟ اسی طرح مارٹن کولمبیٹر اور اس طرح کے دیگر بے شمار لوگوں کو جن پر خدا کامیح تھا۔

301-2 ہاں کھلے دروازے کے لیے باہل کا طریقہ اصلی طریقہ ہے اور اس کے ساتھ میں اپنی گواہی بھی شامل کرنا چاہتا ہوں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے کہ جو کچھ خدا نے میری زندگی میں کیا ہے۔ میں اس کے متعلق بری چنگی کے ساتھ بات کر سکتا ہوں۔ اس لیے کہ اگر یہاں آپ میری ذاتی رائے کو معاف فرمائیں تو میں آپ کو بتاؤں گا کہ یسوع مسیح کل اور آج بلکہ ابتدک یکساں ہے اور خدا کی قدرت اب بھی ان لوگوں کو مل سکتی ہے۔ جو اس پر ایمان لا کر قبول کریں۔

301-3 جنوبی افریقہ میں۔۔۔ میرے مشتری دورے کے دوران خدا نے اس قدر برکت دی کہ جب میں دوبارہ گیا تو ایک جگہ میں لوگوں کو بٹھانا شروع کیا۔ وہ ایک بہت بڑا میدان تھا۔ جس میں گھوڑوں کی دوڑ کرائی جاتی ہے اور یہ دنیا میں سب سے بڑا میدان ہے لوگوں کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔ قانون کے تحفظ کی خاطر انہوں نے مختلف قبیلوں کی خاطر ارگد بائزگاڈی۔ اور ان لوگوں نے عوام کو چپ کرانے کے لیے پولیس کو بھی بلایا۔ وہ بھوکی رو جیں کئی میلوں سے چل کر آئیں۔ رہوڈیشیا کی ایک ملکہ گاڑی کے ستائیں ڈیلوں کو بھر کر لائی۔ پچاس پہاڑوں اور کھنیوں میں سے اپنے عزیزوں کو پشت پر لا دکر مطلوب مدد حاصل کرنے لیے آئے۔ سارا ملک ان بڑے کاموں کے سبب جو روح القدس نے ظاہر کیے لے گیا۔

302-1 ایک دن سہ پہر کے وقت جب میں خدمت کے لیے کھڑا ہوا تو ہزار ہا۔ غیر مسیحوں میں سے ایک عورت میرے پاس پلیٹ فارم پر آئی۔ جو نبی وہ آکر میرے سامنے کھڑی ہوئی تو ایک مشتری نے جوان کے درمیان کام کرتا تھا۔ اس پیش قیمت جان کے لیے آہستہ آہستہ منت سماجت کرنی شروع کی کہ اے خداوند اس قیمتی جان کی خاطر کچھ کر۔ وہ کئی سالوں سے وہاں تھا۔ اور اس کی اپنی گواہی کے مطابق اس نے صرف ایک ہی روح کو خداوند کے پاس آتے دیکھا۔ اصلی طور پر وہ مادی فارس سے تعلق رکھتے تھے۔ جن کا قانون لا تبدیل ہوتا ہے۔

ان لوگوں کو خداوند کے لیے جیتنا بے حد مشکل ہے ان کا قانون یہ ہے کہ اگر ایک شخص مسلمان ہے تو وہ ہمیشہ ہی مسلمان رہے گا۔ جب وہ عورت میرے سامنے کھڑی ہوئی تو میں نے اپنے ترجمان کے ذریعے ان ہزار لوگوں کے ساتھ کلام کرنا شروع کیا۔ میں نے کہا کہ کیا یہ درست نہیں کہ مشتری لوگوں نے آپ کو یسوع کے متعلق بتایا ہے جو آپ کو بچانے کے لیے آیا؟ جس وقت میں نے لوگوں سے پوچھا۔ کاش اس وقت آپ لوگوں کو دیکھ سکتے کہ وہ کس طرح ایک دوسرے کی طرف دیکھ رہے تھے جب انہوں نے درست جواب دیا تو میں نے گفتگو جاری رکھتے ہوئے کہا کہ کیا مشتریوں نے آپ کو اس باہل میں سے یہ بتایا ہے کہ یسوع ایک عظیم شافی ہے اور جب تک وہ اپنے لوگوں کے لینے کے لیے دوبارہ آنہیں جاتا۔ وہ ہر زمانے میں اپنے لوگوں کے درمیان سکونت کرتا چلا آ رہا ہے۔ کیا انہوں نے آپ کو یہ بتایا کہ وہ اس روح کے دیلے سے جو یسوع میں تھا۔ یسوع کی طرح بڑے بڑے کام کر سکتے ہیں؟ کیا

انہوں نے آپ کو بتایا کہ جس طرح آپ بچائے جاسکتے ہیں اسی طرح آپ تدرست بھی کئے جاسکتے ہیں آپ میں سے کتنے ہیں جو اسی یسوع کو نیچا کر اپنے درمیان اپنی کاموں کو کرتے دیکھتا چاہتے ہیں جو عرصہ ہوا اس نے اپنی زمینی زندگی کے دوران اس دنیا میں کئے۔ وہ سب یہی چاہتے تھے۔

302-2 یہ ایک بات تھی جس پر وہ سب متفق تھے۔ اس کے بعد میں نے سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہا کہ اگر یسوع اپنے روح کے ذریعے وہی کام کرے جو اسے زمین پر ہوتے ہوئے کئے تو کیا آپ اس کے کلام پر یقین کریں گے؟

302-3 یہاں وہ غیر مسیحی عورت کھڑی تھی۔ روح نے میرے اندر جنبش کرنی شروع کی۔ میں نے اس عورت سے کہا کہ آپ کو علم ہے کہ میں آپ سے واقف نہیں ہوں۔ یہاں تک کہ میں آپ کی زبان بھی نہیں بول سکتا۔ اس نے اقرار کیا کہ یہاں یہی ہے۔ میں نے کہا کہ جہاں تک آپ کو تدرست کرنے کا تعلق ہے۔ آپ جانتی ہیں کہ میں آپ کو تدرست نہیں کر سکتا۔ لیکن آج شام آپ نے پیغام کو سننا ہے۔ آپ میرے مطلب کو سمجھ گئی ہیں۔ اس نے ہندوستانی ترجمان نے اس کی طرف سے مجھے جواب دیا کہ ہاں وہ سمجھ گئی ہے اور اس نے نیا عہد نامہ پڑھا ہے۔

302-4 اب یاد رکھیں کہ مسلمان برادری ابراہام کی نسل ہے۔ وہ خداۓ واحد پر یقین رکھتے ہیں۔ لیکن وہ یسوع کو بیٹا تسلیم نہیں کرتے اس کی بجائے وہ حضرت محمد کو اپنانی مانتے ہیں۔ ان کا کہنا ہے کہ یسوع بھی مرکر زندہ نہیں ہوا۔ یہ بات ان کو ان کے مذہبی رہنماؤں نے سکھائی ہے اور وہ اس پر یقین رکھتے ہیں۔

303-1 میں نے کہا کہ فی الواقع یسوع مر گیا اور زندہ ہوا اور اس نے اپنا روح کلیسا کے اوپر واپس بھیجا ہے اور وہی روح جو اس میں تھا اب کلیسا کے اندر ہے اور اب یہ وہی کام کر سکتا ہے۔ جو یسوع نے کئے۔ اسے یوحنہ 19:5 میں کہا ہے کہ ”میں تم سے سچ کہتا ہوں کہ بیٹا آپ سے کچھ نہیں کر سکتا سو اسکے جو باپ کو کرتے دیکھتا ہے۔ کیونکہ جن کاموں کو وہ کرتا ہے انہیں بیٹا بھی اسی طرح کرتا ہے۔“ چنانچہ اب اگر یسوع یہاں آکر مجھے بتائے کہ آپ کو کیا تکلیف ہے یا آپ کس مقصد کے لیے تشریف لائی ہیں۔ اگر وہ مجھے آپ کی گزشتہ زندگی کے متعلق بتا دے تو یقیناً آپ مستقبل کے لیے اس پر یقین کر سکتی ہیں۔ اس نے اپنے ترجمان کے ذریعے جواب دیا کہ ”ہاں میں یقین کر سکتی ہوں،“ میں نے کہا کہ بہت اچھا خدا یسا کرے۔

وہ غیر مسیحی لوگ بڑے اشتیاق سے دیکھ رہے تھے۔ وہ سب آگے کی طرف جھک کر دیکھ رہے تھے۔ کہ اب کیا ہوگا۔ پھر روح القدس نے کلام کیا اور کہا کہ ”آپ کا شوہر چھوٹے قد کا بھاری بھر کم شخص ہے۔ اور اسکی سیاہ موچھیں ہیں۔ آپ کے دو پچ ہیں تین دن گزرے کہ آپ ڈاکٹر کے پاس گئیں اور اس نے آپ کا معافانہ کیا تھا۔ اور آپ کی بچے دانی پر فاسد مادے کی ہیلی ہے۔“ اس نے اپنا سر جھکا کر کہا ”یہ بالکل درست ہے۔“ میں نے اس سے پوچھا کہ آپ میرے پاس جو ایک مسیحی ہوں کس طرح آئی ہیں؟ آپ اپنے مہب کے نبی کے پاس کیوں نہیں گئیں؟ اس نے کہا کہ ”میں سمجھتی ہوں کہ آپ میری مدد کر سکتے ہیں۔ میں نے کہا میں آپ کی مدد نہیں کر سکتا۔ لیکن اگر آپ یسوع مسیح کو اپنا بچانے والا قبول کر لیں تو وہ جو اب یہاں موجود ہے اور آپ کے متعلق سب کچھ جانتا ہے۔ آپ کی مدد کرے گا۔“

303-2 اس نے جواب میں کہا کہ میں یسوع کو اپنا نجات دہنداہ بول کر تھی ہوں۔ اسے عمل کیا اور وہ تدرست ہو گئی۔ جس کی وجہ سے اس دن کوئی دس ہزار غیر مسیحی مسیح کے پاس آئے اور یہاں لیے کہ انجلیکو کلام اور قدرت کے ساتھ پیش کیا گیا۔ خدا نے یہ کبھی نہیں کہا کہ آپ تمیں سال تک محبت کریں اور کاٹیں تو کچھ بھی نہ ہو۔ اسے ہمیں کلام اور وقت کا کھلا دروازہ دیا ہے۔ اور یہی وہ چیز ہے جس نے پوس کی خدمت کو ظیم اور مؤثر بنایا۔ 1 کرنھیوں 4:2 ”اوہ میری تقریر اور میری منادی میں حکمت کی بھانے والی باتیں نہ تھیں۔ بلکہ وہ روح اور قدرت سے ثابت ہوتی تھیں۔“

303-3 اب آپ میری بات کو سئیں۔ اسی سفر کے دوران جب میں سالبری رہو ڈیشی کی طرف جانے والے ایک جہاز پر بیٹھا تھا کہ میں نے چار اشخاص کی ایک پارٹی کو دیکھا جن کے پاس امریکن پارسپورٹ تھے۔ میں نے ان کے پاس جا کر کہا کہ ”آپ کا کیا حال ہے؟“ میں نے آپ کے پاس امریکن پارسپورٹ دیکھے ہیں۔ کیا آپ کسی طرف جاری ہے ہیں۔ ہم سب مشتری ہیں۔“ یہ کس قدر اچھی بات ہے میں نے جواب دیا۔ کیا آپ یہاں خود آرہے ہیں۔

یا آپ کو تنظیم نے سمجھا ہے؟ ہم میتھوڑ سٹ ہیں۔ اور سولمن کٹاک کے رہنے والے ہیں۔ انہوں نے کہا۔ یہ تقریباً میرے گھر کی پچھلی طرف ہے۔ میں نے جواب دیا۔ انہوں نے ایک دم سوال کیا کہ ”کیا آپ بھائی برٹنیم ہیں جو اسی طرف سے آئے ہیں۔

304-1 نے کہا یہ درست ہے۔ اس بات نے ان کو مطمئن کر دیا۔ اور اس نے مزید کوئی بات نہ کی۔ وہ شخص اور تینوں لڑکیاں ایک دوسرے کی طرف آگے پیچھے دیکھنے لگیں۔ میں نے کہا کہ بیٹا ایک منت ٹھہر ہے۔ میں نے یہ دیکھ کر کہ ہم میتھی ہیں اور یہاں ایک اس عظیم مقصد کی طرف آئے ہیں۔ آپ کو چند اصول بتانا چاہتا ہوں۔ آپ نے بتایا کہ آپ سب یہاں عرصہ چار سال سے کام کر رہے ہیں کیا آپ یسوع کا نام لے کر کسی ایک شخص پر ہاتھ رکھ سکتے ہیں جسے آپ نے خداوند کے لیے جیتا ہو؟۔ وہ ایسا نہ کر سکے۔

304-2 میں نے کہا ”بیٹو! میں آپ کے احساسات کو جمود نہیں کرنا چاہتا۔ لیکن آپ سب کو اپنے گھر میں اپنی ماں کے ساتھ برتنا صاف کرنے میں مدد دینی چاہیے۔ آپ کا یہاں کوئی کام نہیں۔ جب تک آپ روح القدس سے بھرنے جائیں۔ اور انخلیل کو روح القدس کی قدرت کے ساتھ پیش نہ کر سکیں۔ اگر آپ وہ نتائج نہیں دیکھ رہے جن کو یسوع نے وعدہ کیا ہے تو اس کا مطلب ہے کہ آپ حقیقی بشارت نہیں سنارہے۔

304-3 آپ مجھے ذرا س سے ایک قدم آگے بڑھ کر یہ دکھانے دیں کہ میشن کے علاقوں میں کام کس طرح ہونا چاہیے۔ میں یہ نہیں کہتا کہ یہ سب اسی طرح ہے۔ لیکن میں اس سے بہت زیادہ کا نپتا ہوں اسی سفر کے دوران جب میں دربان کے ارڈر گرد میتر Mayor کے ساتھ لکھ جگہ سفر کر رہا تھا۔ تو میں نے ایک مقامی شخص کو دیکھا کہ اسکے لیے میں ایک لیبل لٹک رہا ہے اور وہ ایک بت کو اٹھائے ہوئے ہے۔ میں نے اپنے دوست سے پوچھا کہ اس لیبل کا کیا مقصد ہے تو اس نے جواب دیا کہ جب کوئی حشی آدمی میسح کو قبول کرتا ہے تو اس کے لیے میں ایک لیبل لٹکا دیا جاتا ہے۔ اس بات نے مجھے حیران کر دیا۔ اس لیے کہ یہاں ایک شخص تھا جو میسحی ہونے کا دعا ی کرتا تھا۔ لیکن ساتھ ہی ایک بت کو بھی اٹھائے پھر رہا تھا۔ اس لیے میں نے پوچھا کہ یہ کس طرح ممکن ہو سکتا ہے؟ اس نے جواب دیا کہ میں انکی زبان بول سکتا ہوں۔ آئیے اس کے پاس چل کر اس سے پوچھیں۔

چنانچہ ہم اس کے پاس گئے۔ اور بدل دیے کے صدر نے میرا تجمہ کیا میں نے مقامی آدمی سے پوچھا کہ وہ میسحی ہے اسے تصدیق کی کہ وہ یقیناً میسحی ہے اس کے بعد میں نے پوچھا کہ اگر وہ میسحی ہے تو وہ اس بت کو کیوں اٹھائے پھرتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ یہ بت ہے جو اس کے باپ اٹھائے پھرتا تھا اور اب وہ اسے میرے لیے چھوڑ گیا ہے۔ جب میں نے اسے بتایا کہ کسی میسحی کو بت نہیں رکھنا چاہیے۔ تو اسے جواب دیا کہ اس بت نے میرے باپ کو بہت سے فائد پہنچائے ہیں۔ میں نے یہ بات معلوم کرنے کے لیے بے چین ہوا تو اس نے کہا کہ ایک دن اسکا باپ ایک شیر کی زد میں آ گیا۔ اسے اگر روشن کی اور جس طرح جادوگروں نے اسے سکھایا تھا اسی طرح اس نے بت کے سامنے درخواست کی۔ اور شیر بھاگ گیا میں نے اسے بتایا کہ چونکہ جنگلی جانور آگ سے ڈرتے ہیں۔ اس لیے یہ ایک آگ ہی تھی۔ جس نے اسے بھاگایا اسکے بعد اسے جواب دیا میں اسے کبھی بھی نہ بھولوں گا۔ اس نے کہا کہ اگر کسی وقت ایک یا (روح) ناکام ہو جاوے لیکن یہ بت کبھی نہیں ہو سکتا۔

افریقہ کے اندر بشرتی مہم کی مکمل تفصیل، ایک بنی کا دورہ افريقيہ، کی کتاب کے اندر پڑھ سکتے ہیں۔ یہاں قوت کی تفصیل ہے جو میسحیوں کی ایک بہت بڑی بھیڑ رکھتی ہے اور یہ اس لیے ہے کہ ان کے پاس اصلی پتختاست کے کھلے ہوئے دروازے کے ذریعے پیغام نہیں لا یا گیا۔

305-1 اب فلدویفیہ کے زمانے میں میشن کے کھلے ہوئے دروازے کے پاس واپس آئیں۔ یہ اس قوت کا کھلا ہوا دروازہ تھا۔ جوان کے پاس ہونی چاہیے تھی۔ غور کریں کہ اسی آیت کے اندر وہ اس کھلے ہوئے دروازے کا ذکر کرتا ہے۔ وہ فرماتا ہے کہ ”تجھ میں تھوڑی سی قوت ہے۔ یہ درست ہے۔ اس زمانے میں روح کی قوت غالب تھی۔ کلام بہت اچھی طرح بتایا ہے۔ یہ لوگوں کو مجات حاصل کرنے کی حکمت دینے کے لیے کافی تھا۔ لیکن خدا کی عظیم قوت جس کے عظیم کام کے اندر اپنے لوگوں کی خاطر اپنے بازوں کو نگاہ کیا۔ وہ غالب تھی ماسوائے چند لوگوں کے ہوجام جگہ تر بر ہو چکے تھے۔ تو بھی خدا کا شکر ہے کہ یہ بڑھتی گئی۔ اور جو کچھ انہوں نے اصلاح کے ذریعے حاصل کیا۔ یہ اسکی ترقی کا باعث بنی۔

305-2 یہی وہ زمانہ تھا جس میں وہ شخص جسے اکثر ہم مشنوں کے باپ کہہ کر پکارتے ہیں۔ باہر گیا۔ ولیم کیری ایک دیہاتی موبی تھا جس نے مولن انگلینڈ میں ایک بیٹھ کلیسیا کے اندر پاسٹر کا کام کیا۔ اس نے اپنی منادی کے ذریعے لوگوں کو زبردست طریقے سے ابھارا کہ تمام قوموں کو جا کر سکھانے کا حکم صرف رسولوں تک ہی موقف نہ تھا۔ بلکہ یہ آنے والی تمام نسلوں کے لیے کیساں اہمیت کا حامل ہے۔ جب کہ اسکے ساتھ وعدے کی نوعیت بھی ویسے ہی ہے۔ اس کا مقابلہ کیلوں کے حامیوں نے یہ کہہ کر جن لوگوں کو خدا نے بچانا ہے وہ فتح جائیں گے۔ اس لیے مشنری کامِ روح کے کام کے خلاف ہو گا کیونکہ چنان پر تکیہ کرتے ہیں۔ لیکن اینڈریو فولر Andrew Fuller نے اپنی منادی اور پیسہ اکھٹا کرنے کے لیے مسٹر کیری کی مدد کی۔ ان کا اثر اس حد تک ہوا کہ 1792ء میں تمام قوموں کے اندر خوشخبری پھیلانے کے لیے ایک سوسائٹی قائم کر دی گئی اس سوسائٹی نے کیری کو خدمت کے لیے باہر بھیجا جسے خدا نے ہندوستان میں رو جیں جتنے کے لیے امتیازی طور پر استعمال کیا۔ 1795ء میں بیدار مسیح نے لندن مشنری سوسائٹی کی بنیاد ڈالی۔ اسکے متعلق ہم اچھی طرح جانتے ہیں کہ اس نے لاکھوں لوگوں پر تبلیغ کر کے ہزار مشنریوں کو خداوند کی خواہش کو پورا کرنے کے لیے باہر بھیجا۔ اور یمان دروں کی پکار مزید رو جیں حاصل کرنے کے علاوہ اور کچھ نہ تھی۔

306-1 ”میں نے تیرے سامنے ایک دروازہ کھول رکھا ہے۔“ میں نے ان الفاظ پر ایک بار پھر غور کرنا چاہتا ہوں۔ اس دفعہ گوئیں ان الفاظ کو مُشن سے الگ نہیں کرنا چاہتا تو بھی میں آپ کے سامنے ایک ایسا خیال پیش کرنا چاہتا ہوں جو آپ کو آخری زمانے کی گھرائی تک لے جائے گا۔ میں پہلے ہی عرض کر چکا ہوں کہ یہ زمانہ آخری زمانے کے اندر مغم ہو گیا۔ یہی زمانہ ہے جس میں یسوع نے کہا کہ ”میں جلد آنے والا ہوں۔“ گیارہوں آیت اور آخری زمانے میں دو کام کو ختم کر کے راستبازی کے حلقة کو محدود کر دے گا۔ خداوند اپنے کام کو تمام اور مقطع کر کے زمین پر عمل کرے گا۔ رو میوں 9:28 مکافہ 3:8 کی آیت میں یہ الفاظ کس طرح لکھے گئے ہیں ”کھلاد روازہ تھوڑی سی طاقت کلام اور نام“ ان سے کھلے ہوئے دروازے کے متعلق جملوں کے ساتھ وابستہ ہے دروازہ کس بات کی نشاندہی کرتا ہے۔ یو ہنا 10:10 میں لکھا ہے کہ ”پس یسوع نے ان سے پھر کہا کہ میں تم سے سچ کھتا ہوں۔“ کہ بھیڑوں کا دروازہ میں ہوں۔ یہ بات درست ہے۔ میں ہوں۔ بھیڑوں کا دروازہ۔ اب یہ میں اپنے اکھٹا اظہار ہی نہیں۔ بلکہ یہ حقیقت میں اسی طرح ہے۔ غور کریں کہ یو ہنا کے دسویں باب میں جب یسوع اس خیال کا اظہار فرماتا ہے تو وہ اپنے آپ کو چروہا کہتا ہے اس کے بعد وہ اپنے آپ کو دروازہ کہتا ہے۔ اور درحقیقت ایک چروہا اپنی بھیڑوں کے لیے یہی کچھ ہے۔ وہ حقیقت میں انکار دروازہ ہوتا ہے۔

306-2 جب میں شرق میں تھا تو میں نے ایک رات دیکھا کہ چروہا اپنی بھیڑوں کو اکھٹا کر رہا تھا۔ اس نے ان کو بھیڑ خانے میں ڈال دیا۔ اس کے بعد اس نے ان کی گنتی کی۔ جب اس کو تسلی ہو گئی کہ وہ سب اندر آگئی ہیں تو وہ کھلے ہوئے دروازے کے آگے لپٹ گیا اور یوں وہ اپنے گلے کے لیے کھلا ہوا دروازہ بن گیا۔ اب کوئی بھی اسکے دلیل کے بغیر نہ اندر جا سکتا ہے اور نہ باہر نکل سکتا ہے۔ وہ دروازہ تھا۔ اگلے دن جب میں اپنے دوست کے ساتھ جیپ میں بیٹھ کر جا رہا تھا۔

تو میں نے دیکھا کہ چروہا اپنی بھیڑوں کے آگے چل رہا تھا۔ فوری طور پر تمام ٹریک ٹریک رک گئی۔ کہ بھیڑیں گزر جائیں۔ اب مشرقی علاقوں کے شہر ہمارے شہروں کی طرح نہیں ہیں یہاں ہم اپنی خرید و فروخت اندر کرتے ہیں۔ اب لیکن ان علاقوں میں یہ ایک زمیندار کے کھیت کی مانند ایک بڑی مارکیٹ ہوتی ہے۔ جس میں بیچنے والے اپنی بھیڑوں کو اس طرح آراستہ کر کر کھلے ہیں کہ گزر نے والا ان کو آسانی کے ساتھ دیکھ کر خرید سکے۔ میں نے سوچا کہ چھا یہ ہے وہ جگہ جہاں ہنگامہ شروع ہوتا ہے۔ جب تک بھیڑیں اپنی غذا کو دیکھنے لیں انتظار کریں۔ لیکن جو نبی چروہا کے بڑھا وہ بھیڑیں بھی اسکے پیچھے پیچھے چلنے لگتیں۔ ان بھیڑوں نے ان تمام چیزوں کو دیکھا لیکن کسی ایک کو بھی نہ چھوڑا۔ اورہ کاش میں ان کی زبان بول سکتا تو میں خود اس ٹریک کو روک کر جو کچھ میں نے دیکھا تھا اس پر منادی کر سکتا۔

306-3 اگر آپ سردار گلہ بان کی بھیڑیں ہیں تو آپ ان بھیڑوں کی طرح چلیں گے آپ کبھی بھی کلیسیا کے ایک بہت بڑے پھول کو دیکھنے کے لیے

ازماں میں بتانہ ہونگے یا کسی ڈی پی ایچ یا ایل ڈی کی آواز کو سننے کے لیے نہ سڑیں گے بلکہ آپ اپنے چوہا کے ساتھ قائم رہیں گے۔ باہل کہتی ہے کہ بھیڑیں اُسکی آواز کو پہنچاتی اور اسکے پچھے ہو لیتی ہیں۔ لیکن وہ غیر کے پچھے جائیں گے۔ غیر کی آواز بھیڑوں کو بھاگ کر صرف اپنے چوہا ہے کے پاس آنے کے لیے مجبور کر دے گی۔ خدا کی تعریف ہو۔

307-1 لیکن وہاں میں نے صرف بھی نہیں دیکھا اور سیکھا۔ ایک دن میں ان لوگوں کے بارے میں سوچ رہا تھا جو کھیتوں میں اپنے مویشیوں کو چرار ہے تھے۔ کسی کے پاس سوار تھے کسی کے پاس بکریاں کسی کے پاس خچریں اور بعضوں کے پاس اونٹ تھے۔ چنانچہ میں نے ایک آدمی سے پوچھا کہ وہ ان لوگوں کو کیا کہتے ہیں؟ اُس نے جواب دیا کہ ”یہ چوہا ہے ہیں۔“ میں اس کو سمجھ سکا۔ میں نے پوچھا کہ اصلی میں آپ کا یہ مطلب نہیں کہ یہ سب چوہا ہے ہیں۔ چوہا ہے بھیڑوں کو چراتے ہیں۔ کیا یہ ایسے نہیں۔ ”اُسے جواب دیا۔ چوہا ہے کا مطلب ہے چرانے والا۔ اسے جو کوئی بھی مویشیوں کو چراتا ہے۔ وہ چوہا ہے۔

307-2 اس بات نے مجھے متھیر کر دیا۔ لیکن میں نے ان چوہوں اور بھیڑوں کے چوہا ہے میں کچھ فرق دیکھا۔ آپ رات کے وقت بھیڑوں کے چوہوں کے علاوہ باتی چوہا ہے کو آکر دیکھیں تو آپ کو معلوم ہو گا۔ کہ وہ اپنے مویشیوں کو کھیتوں میں چھوڑ کر چلے جاتے ہیں لیکن بھیڑوں کا چوہا اپنی بھیڑوں کو ساتھ لے جاتا ہے۔ اور اس کو بھیڑخانوں میں بند کر کے خوش اور خود دروازے کے آگے سو جاتا اور ان کا دروازہ بن ہو جاتا ہے۔ خدا کی تعریف ہو کہ ہمارا چوہا ہمیں کبھی نہیں چھوڑتا۔ جب رات آئے تو میں اسکے لگہ خانے میں رہنا چاہتا ہوں۔ میں اس کی پناہ میں رہنا چاہتا ہوں۔

307-3 اب ہم دیکھ سکتے ہیں ہیں کہ یہ یوں ہی وہ دروازہ ہے۔ وہ بھیڑوں کا دروازہ ہے۔ غور کریں کہ یہاں وہ کھلے دروازے کا ذکر کرتا ہے۔ اور یہ اس کے مکافہ کے علاوہ اور کیا ہو سکتا ہے۔ اور یہ مکافہ ہمارے لیے قوت کے دروازے کھولتا ہے اور ہم کو کلام کے ساتھ منور کر کے اس کے نام کو جلال دینے کے لیے تیار کرتا ہے۔ یہ صرف آخری دوزمانوں کو ہی فوکیت حاصل ہوتی ہے۔ کہ یہ یوں مسح کی الوہیت ہمارے سامنے پھوٹ سکتی ہے۔ ہاں اب ہم جانتے ہیں کہ وہ خدا ہے اور اگر وہ خدا نہیں تو پھر وہ کس طرح ہمارا نجات دہندا ہو سکتا ہے۔؟ مساوئے اس کے کہ ہم اس بات کو جان لیں کہ وہ صرف خدا اور خدا واحد ہے۔ وہ الفا اور امیگا ہے یہی یوں خداوند بھی ہے۔ اور مسح بھی اور یہ بات اسے خداوند یوں مسح نے بتائی ہے۔ باب اور بیٹا اور روح القدس ایک ہی شخص ہے خدا کی بابت یہ تصور پہلے کلیسیائی زمانے میں ختم ہو گیا ہے۔ لیکن اب ہم پھر اسے دیکھ رہے ہیں۔ اس کی ذات کا مکافہ دوبارہ واپس آیا ہے۔ فی الواقع خدا کے اندر تین شخص نہیں۔ خدا کی صرف ایک ہی شخصیت ہے۔ کیونکہ شخصیت کی معرض وجود میں لانے کے لیے شخصیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر ایک ہی شخصیت ہے تو پھر خدا بھی ایک ہی شخص ہے۔ لیکن جو لوگ ایک خدا کے اندر تین شخصیتوں پر ایمان رکھتے ہیں وہ پہلے حکم کو توڑنے کے مجرم ہیں۔

308-1 لیکن الوہیت کا مکافہ ایک بار پھر واپس آیا ہے۔ اب حقیقی کلیسیا کی قوت میں دوبارہ تغیر کیا جا سکتا ہے۔ بہ صورت اسی کو پہنچ جائے گا کہ اس کا خداوند کون ہے۔ ایک مرتبہ پھر ہم پہنچاتے کے دن کی طرح خداوند یوں مسح کے نام پر پتہ مسم دے رہے ہیں۔

308-2 آئیے میں آپ کو اس خواب کے متعلق بتاؤں جو خدا نے مجھے تین کے متعلق دکھایا یہ رویانہ تھی بلکہ خواب تھا۔ مجھے اس بات کا پتہ لیتیں ہے کہ آپ اس بات سے اچھی طرح واقف ہیں کہ کلیسیائی زمانوں کے اندر خدا نے روح القدس کے ویلے سے خوبوں کی برکت بھی بخشی ہے۔ بلکہ اسی طرح جس طرح کوئی رویا کو دیکھ سکتا ہے۔ یہ پتھر کی صبح تقریباً تین بجے کا وقت تھا۔ میں جو زفاف کو پانی پلانے کے لیے اٹھا تھا۔ جب میں بستر میں لیٹا تو میں جلد ہی سو گیا۔ اور نیند کے دوران میں نے اس خواب کو دیکھا۔ میں نے خواب میں ایک آدمی کو دیکھا جو ہو بہو میرا بابا لگ رہا تھا۔ وہ بڑا ہٹا کشا اور حلیم آدمی تھا۔ میں نے ایک عورت کو بھی دیکھا۔ جو ایک طرح سے میری ماں تھی۔ لیکن درحقیقت وہ میری اصلی ماں نہ تھی جیسا کہ آدمی میرا اصلی باپ نہ تھا۔ یہ شخص اپنی بیوی کے سامنے ایک قلیل ذہن رکھنے والا شخص تھا اس کے ہاتھ میں ایک ڈنڈا تھا۔ جس کی تین ٹکریں تھیں۔ آپ کو علم ہو گا کہ جب ایک لکڑی کو لے کر کلہڑی کے ساتھ کاٹتے ہیں تو اس کا سر انکلوں شکل اختیار کر لیتا ہے۔ جس طرح کہ جلانے والی لکڑی کا۔ اس شخص نے اس ڈنڈے کے ساتھ اپنی بیوی کو اس زور سے مارا کہ وہ

ز میں پر گر پڑی۔ جو نبی وہ عورت ز میں پر پڑی رور ہی تھی تو وہ آدمی اپنے سینے کو اکٹھا کر چلے گا۔ اور اس کے چہرے پر بڑا غرور آ رہا تھا۔ وہ اپنی مظلوم بیوی کو مار کر خوش اور متنکر نظر آ رہا تھا۔ جب بھی اس عورت نے اٹھنے کی کوشش کی اس نے اسے نیچے سے گرا یا۔ جو سلوک وہ کر رہا تھا وہ مجھے پسند نہ تھا۔ لیکن جو نبی میں نے اسکو روکنے کا خیال کیا تو میں نے سوچا کہ میں اس آدمی کے ساتھ ہاتھ پائی نہیں کر سکتا۔ وہ بڑا مضبوط اور زبردست ہے نیز وہ میرے باپ کی حیثیت رکھتا ہے لیکن اپنے اندر میں جانتا تھا کہ یہ میرا باپ نہیں ہے۔ اور میں یہ بھی جانتا تھا کہ کسی شخص کو اپنی بیوی کے ساتھ اس قسم کا سلوک کرنے کا کوئی حق حاصل نہیں میں نے آگے بڑھ کر اسکو کار سے کپڑا کر ایک طرف کیا اور کہا کہ ”آپ کو اس عورت کے ساتھ اس قسم کا سلوک کرنے کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ اور جب میں نے یہ الفاظ کہے تو میرے پڑھے مضبوط ہو گئے اور میں ایک زبردست سورا دکھائی دینے لگا۔ وہ شخص میرے پھولوں کی مضبوطی کو دیکھ کر گھبرا گیا۔ میں نے کہا ”اب آپ اسے مار کر دکھائیں تو پھر آپ کا واسطہ میرے ساتھ ہو گا اس نے اس عورت کو دوبار مارنے کی جرأت نہ کی۔ اور میں نیند سے جاگ گیا۔

308-3 خواب کے بعد میں فوری طور پر اٹھ بیٹھا میں نے سوچا۔ یہ کس قدر عجیب سا خواب تھا۔ میں جیران تھا کہ میں نے اس قسم کا خواب کیوں دیکھا کہ دفعتاً خداوند کی حضوری نے مجھے گھبیر لیا۔ اور اسی نے اس خواب کی تفسیر مجھ پر ظاہر کر دی۔ آپ لوگوں میں سے بہتروں کو اس بات کا علم ہے کہ میں نے نہ صرف آپ کے خوابوں کی صحیح صحیح تعبیر ہی کی بلکہ کئی مرتبہ میں نے آپ کو آپ کے خواب بھی بتائے ہیں اس طرح کہ آپ کو اپنا خواب بتانے کی ضرورت نہ پڑی اور عورت آجھل دنیا کی کلیسا ہے۔ میں اسی کھبڑی کے اندر پیدا ہوا۔ یعنی اس کھبڑی میں جس کے اندر وہ پہنسی ہوتی ہے۔ وہ اس قسم کی عورت سے جو کسیوں کی ماں ہے۔ اس کا شوہر اس کی تنظیم یا امん ہے۔ جو اس پر مسلط قائم کیے ہوئے ہیں۔ تین ٹکڑوں والا ڈنڈ اس کا انتہا ہے۔ اور جب کبھی اس عورت کلیسا نے اٹھنے کی کوشش کی (یعنی جماعت نے مسیکی تعلیم کو اپنانا شروع کیا) اس نے اپنی غلط تعلیم کے ساتھ نیچ دبانے کی کوشش کی وہ شخصی اس قدر ہٹا کھلا تھا کہ پہلے تو میں اس سے خوفزدہ ہو گیا لیکن جب میں اس کے مقابلے کے لیے لکھا تو میں نے دیکھا کہ میرے بہت بڑے اور مضبوط پڑھے ہیں۔ اس خواب کا خلاصہ یہ تھا کہ چونکہ خدا میرے ساتھ ہے اور مجھے یہ طاقت دے سکتا ہے۔ اس لیے اس غریب عورت کے لیے ان تنظیموں کے خلاف کھڑا ہونا چاہیے۔ اندر اس کو اس پہیٹ سے بچانا چاہیے۔

309-1 یہاں میں اپنے خواب کو تعلیم کا روپ نہیں دینا چاہتا ہے میں اس تعلیم کی تصدیق کرنا چاہتا ہوں۔ خدا کی وحدانیت پیدائش سے لے کر مکاونعہ 23:21 تک موجود ہے لیکن لوگوں کو تثیث کے ایک ایسے عقیدے سے انداھا کر دیا گیا ہے۔ جس کا کلام کے ساتھ کوئی واسطہ نہیں اور اس عقیدے کو عالمگیر پہنچانے پر اس طرح قبول کیا گیا ہے کہ ”ایک خدا کے اندر ایک شخصیت کو دیکھنے کی کوشش ناممکن ہو پہنچی ہے۔ اگر لوگ اس سچائی کو دیکھنے کی کوشش کرتے ہیں تو وہ باقی سچائی کو بھی نہیں دیکھ سکیں گے۔ کیونکہ سات کلیسیائی زمانوں کے اندر کلیسیا اور کاموں میں یسوع مسیح ہی کا مکاشفہ ہے۔ کیا آپ اس بات کو سمجھ گئے ہیں؟ مجھے لیکن ہے کہ آپ سمجھ لئے ہیں۔“

309-2 ”کہ تجوہ میں تھوڑا سا زور ہے اور تو نے میرے ساتھ کام پر عمل کیا ہے اور میرے نام کا انکار نہیں کیا۔“ ہم پہلے ذکر کر پڑے ہیں کہ قوت کس طرح واپس آ رہی تھی۔ تحقیقت کی قدرت ختم ہو چکی تھی لوگوں نے اپنے آبائی گھروں کو چھوڑ دیا ہے اور وہ عبادت کی آزادی کا تقاضا کرنے لگے۔ مذہبی پیشوائی اور تسلط کا جواہر توڑا جا رہا تھا۔ حکومت نے اس بات کو عقائدی سمجھا کہ ایک ٹولے کا دوسرا ٹولے سے مقابلہ کرایا جائے۔ اصل میں اچھے مقاصد لیکن کمزور ہنماں کے ساتھ لوگ اپنے مذہبی حقوق کے تحفظ کی خاطر جنگ و جدل کرنے کے لیے بھی تیار تھے۔ شاید اس زمانے میں مذہبی قوت کا سب سے بڑا ناظراہ اس حقیقت میں تھا۔ کہ گوفرانس ایک انقلاب کی زد میں آچکا تھا۔ ویسلی کی عظیم بیداری نے اس انقلاب کو برطانیہ سے دور کھا۔ اور کسی جلالی سالوں تک اس کو خدا کے ہاتھوں میں ایک اوزار کے طور پر بچا رکھا۔

309-3 کلام کی منادی کبھی بھی زور دشوار سے نہ ہوئی۔ شیطان نے آزاد خیال لوگوں کا ایک جم غیر اٹھا کھڑا کیا۔ اشتراکیت کے موجود اٹھا کھڑے ہوئے۔ حریت پسند ماہر علم الہیات نے اپنی گندی باتوں کو پھیلانا شروع کیا۔ تو خدا نے ایمان کے عظیم سورا ماؤں کو اٹھایا اور مسیکی لڑپچڑی نے اور منادی کرنے کا بڑا

کام شروع ہو گیا۔ اس زمانے کے استادوں اور منادوں کا کوئی مقابلہ نہ کر سکے گا۔ اور نہ ہی کچھی کسی نے کیا ہے۔ سپر مین۔ میکونز۔ ایڈ ووڈ۔ بنٹن۔ مولر۔ برنس۔ پارنس۔ بیشپ۔ یہ سب اسی دور میں رونما ہوئے انہوں نے کلام کو سیکھا۔ اس کی منادی کی اور اسے سکھایا۔ انہوں نے اس کے نام کو جلال دیا۔

جھوٹے یہودیوں کی عدالت

310-1 مکافٹہ 9: ”دیکھ میں شیطان کے ان جماعت والوں کو تیرے قابو میں کروزگا۔ جو آپنے آپ کو یہودی کہتے ہیں اور ہیں نہیں۔ بلکہ جھوٹ بولتے ہیں۔ دیکھ میں ایسا کروزگا۔ کہ وہ آکر تیرے پاؤں میں سجدہ کریں گے۔ اور جانیں گے کہ مجھے تھے سے محبت ہے۔ اب ہم دیکھ سکتے ہیں کہ جھوٹے یہودیوں اور جھوٹے ایمانداروں کا مستقلہ دوسراے زمانے میں پہلے ہی موجود تھا۔ جو لوگ غلط طور پر اپنے آپ کو یہودی کہتے تھے۔ یہ پہلے زمانے کی روح القدس کی بارش کے بعد رونما ہوئے۔ اور اب وہ اصلاح کے بعد دوسراے زمانے میں ظاہر ہوئے یہ بخشکل ایک اتفاق ہی ہے۔ لیکن فی الواقع یہ کوئی اتفاق کی بات ہی نہیں۔ بلکہ یہ شیطان کا اصول ہے۔ یہ اصول اصلیت کو منظم اور اس کا دوعہ کرتا ہے اس طرح لوگ خاص حقوق اور مراجعات کے حقدربن جاتے ہیں۔ آئیے میں آپ کو دھکاؤں پیچھے سرنا کے دور میں ان لوگوں نے دور غُر کوئی کی اور کہا کہ ہم اصلی یہودی یا ایماندار ہیں جبکہ وہ یقینی طور پر ایسے نہ تھے۔ وہ شیطان کی جماعت تھے۔ وہ شیطان کا منظم گروہ تھا کیونکہ یہی وہ زمانہ ہے جس میں خدمت کے دوران ہم ایک انسان کو دوسراے خادموں کے اوپر راجح کرتے ہوئے دیکھتے ہیں وہ یہ ہے کہ تیسرے دور میں مکمل طور پر ایک ایسی کرسی تیار ہو گئی جو شیطان کے تخت کا ہے کہ لہائی اسی زمانے نے ریاست اور کلیسا کو آپس میں ایک نکاح کے اندر باندھ دیا۔ کلیسا اپنی پشت پر ریاستی طاقت کے ذریعے ایک طرح سے ناقابل تغیر بن گئی۔ لیکن اتنی بڑی طاقت کے باوجود بھی خدا اس کی گرفت کو توڑ کر اصلاح کی عظیم روشنی کو لایا۔ لیکن کیا ہوا۔ لوگوں نے بھی اپنے آپ کو منظم کر کے ریاست کے ساتھ الخالق کر لیا اور یوں چھٹے دو مریضی کی شیطان کی جماعت ظاہر ہوئی اب اسی بات میں کوئی شکنہ نہیں کہ شیطان کی یہ جماعت بھی نہ کہہ گی کہ وہ شیطان کی جماعت ہیں۔ جناب وہ کہتے ہیں کہ وہ خدا کے لوگ ہیں۔ لیکن وہ جھوٹ نہیں بولتے کیونکہ جو حقیقی یہودی ہے۔ (کیونکہ وہ اسی بات کا دعویٰ کرتے تھے) وہ باطنی یہودیوں سے یعنی رجمیں چنانچہ اگر وہ جھوٹے یہودی ہیں تو وہ ان کی مانند ہیں جن کا ذکر یہوداہ کی ایسیوں آیت میں کیا گیا ہے۔ کہ ”یہ آدمی ہیں جو تفرتے ڈالتے ہیں۔ اور نفیانی ہیں اور روح سے بہرہ ہیں۔ خدا کے فرزند روح سے پیدا ہوتے ہیں۔ ان کے اندر روح نہیں اس لیے وہ خدا کے فرزند نہیں اس سے کچھ فرق نہیں پڑتا۔ کہ وہ کس قدر جوش سے احتجاج کرتے اور کتنی دوڑتک اس حقیقت کو ثابت کرنے کے لیے جاتے ہیں۔ وہ مردہ ہیں۔ وہ تنظیموں اور مشنوں کی اولاد ہیں۔ اور حقیقی پھل غائب ہے۔ وہ اپنے عقائد پر تغیر کئے گئے ہیں۔ اور ان میں سچائی مطلق نہیں۔ اسیے کہ انہوں نے خدا سے بڑھ کر اپنی شہرت کو اہمیت دی ہے۔

311-1 آئیے میں آپ کو وہ بات دھاؤں جو میں شروع سے دو انگروں کے متعلق سمجھاتا چلا جا رہا ہوں۔ جو دو مختلف روحوں کے ذریعے رونما ہوئے۔ اس وقت یسوع اور یہوداہ کی مثال لیجئے۔ یسوع خدا کا بیٹا تھا۔ لیکن یہوداہ بیکث کا فرزند تھا۔ خدا یسوع میں داخل ہوا لیکن شیطان یہوداہ میں داخل ہوا۔ یسوع کے پاس روح القدس کی پوری خدمت تھی۔ اس لیے کہ خدا نے کس طرح یسوع ناصری کو روح القدس اور فرشتہ کے ساتھ مسح کیا۔ وہ بھلائی کرتا اور ان سب کو جوابیں کے ہاتھوں ظلم اٹھا رہے تھے۔ شفاذیتا پھر۔ کیونکہ خدا اس کے ساتھ تھا۔ اعمال 10:38 یہوداہ کے متعلق لکھا ہے کہ ”کیونکہ وہ ہم میں شمار کیا گیا اور اس نے اس خدمت کا حصہ پایا۔ اعمال 17:1 میں لکھا ہے کہ پھر اس نے اپنے بارہ شاگردوں کو پاس بلکہ انکو ناپاک روحوں پر اختیار بخشا کہ ان کو تکالیں اور ہر طرح کی بیماری اور ہر طرح کی کمزوری کو دور کریں۔

311-2 جو روح یہوداہ کے اندر تھی وہ یسوع کی خدمت کے دوران بھی ساتھ ساتھ چلتی رہی پھر وہ دونوں صلیب تک آئے یسوع نے خوشی کے ساتھ اپنی

جان گناہ گاروں کے لیے صلیب پر دے دی۔ اور اپنی روح کو خدا کے حوالے کر دیا۔ اس کی روح خدا کے پاس گئی اور پیشکش کے دن کلیسیا کے اوپر نازل ہوئی۔ لیکن یہوداہ نے اپنے آپ کو اٹکا کر مارڈا۔ اور اس کی روح والپیش شیطان کے پاس گئی۔ لیکن پیشکش کے بعد وہی روح جو یہوداہ میں تھی۔ جنگلی انگور کے اندر والپیش آئی اور وہ اصلی انگور کے ساتھ ساتھ بڑھنے لگی۔ لیکن غور کریں کہ یہوداہ کی روح نے پیشکش کو حاصل نہ کیا۔ یہ کبھی بھی روح القدس کو حاصل کرنے کے لیے اوپر نہ گئی یہ کتنی بہتی تھی۔ لیکن یہوداہ کی روح کہاں تک گئی؟ یہ سونے کی تھیلی کی طرف بڑھی اور اس نے پیسے کے ساتھ کتنا پیار کیا۔ یہ اب پیسے کو کتنا پیار کرتی ہے۔ اگر یوسع کے نام سے بڑے بڑے کام کرتی اور عظیم پیش گوئی کرتی ہے۔ تو پھر بھی زیادہ پیسے عمارت اور تعلیم و تربیت اور اس طرح کے مادی خیالات کے ساتھ کرتی ہے۔ ذرا اس روح کو دیکھتے جوان پر ہے اور بے وقوف نہ بہتیں یہوداہ کی ان بارہ میں سے ایک تھا۔ اور اس نے مجوزات کئے لیکن اس کے اندر خدا کا روح نہ تھا۔ اس کی خدمت تو تھی چونکہ وہ حقیقی نسل نہ تھا۔ اس لیے وہ پیشکش کوست تک نہ پہنچا اس لیے وہ خدا کا اصلی فرزند تھا نہیں جناب اور اب یہ شیطان کی جماعت میں بھی اسی طرح ہے۔ آپ بے وقت نہ بہتیں۔ اگر آپ بزرگ زیدوں میں سے ہیں۔ تو آپ کوبے وقوف نہ بنایا جائے گا۔ خواہ یہ لوگ کہتے ہیں میں کوہ میسجی ہیں۔ لیکن وہ ہیں نہیں۔

312-1 دیکھیں میں ایسا کرو نگا کہ وہ آکر تیرے پاؤں میں سجدہ کریں گے۔ اور جائیں گے کہ مجھے تھے سے محبت ہے۔ پہلا کرنتھیوں 3:6 میں لکھا ہے کہ کیا تم نہیں جانتے کہ مقدس لوگ دنیا کی عدالت کریں گے؟ نہ صرف وہاں بارہ رسول ہوں گے۔ جو بارہ تنتوں پر بیٹھ کر بنی اسرائیل کے بارہ قبیلوں کا انصاف کریں گے۔ بلکہ مقدس لوگ بھی دنیا کی عدالت کریں گے۔ اسکا مطلب ہے کہ جو لوگ دعا کی کرتے ہیں کہ وہ خدا کے ہیں اور خدا ان سے محبت کرتا ہے۔ ان کو درست طور پر معلوم ہو جائے گا۔ کہ خدا کے فرزند کون ہیں اور بینا کن سے محبت رکھتا ہے باں وہ دن آرہا ہے جب یہ بات ظاہر ہو جائے گی۔ وہ لوگ جو دنیا پر طاقت کے ذریعے راج کر رہے ہیں آخری زمانے میں اس جیوان کا بات بنا کیں گے جس کے ذریعے وہ دنیا پر راج کریں گے۔ ایک دن خاس کارکے جائیں گے جس وقت یوسع اپنے مقدسوں کے ساتھ راست بازی کے ذریعے دنیا کا انصاف کرے گا۔ بھی وہ بات ہے جو ہم نے تی کے 25 دین باب میں دیکھی جیا تھا۔ تمام لوگ جو پہلی قیمت میں شریک نہ ہو سکے۔ منصف اور دلماہ کے سامنے کھڑے ہیں۔

تعریف اور وعدہ

312-2 مکاشفہ 10:3 چونکہ تو نے میرے صبر کے کلام پر عمل کیا ہے۔ اس لیے میں بھی آزمائش کے اس وقت تیرے حفاظت کرو نگا۔ جوز میں کے رہنے والوں کے آزمانے کے لیے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔ اسکے بعد کے کلام کا کیا مطلب ہے؟ عبرانیوں 15:9-13: چنانچہ جب خدا نے ابراہام سے وعدہ کرتے ہوئے قسم کھانے کے واسطے کس کو اپنے سے بڑا پایا تو اپنی ہی قسم کھا کر فرمایا کہ تمیں برکتوں پر برکتیں بخشوں گا۔ اور تیری اولاد کو بہت بڑھاؤں گا اور اس طرح صبر کر کے اسنے وعدہ کی ہوئی چیز کو حاصل کیا۔ یہاں پر آپ دیکھ سکتے ہیں کہ روح خدا کے اس کلام کا ذکر کر رہا ہے جو ہمیں دیا گیا۔ کلام کے پورا ہونے کا انتظار کرنے کے لیے ہمیں اس صبر کی ضرورت ہے جس طرح کہ ابراہام نے کیا۔ سے نادیدنی چیز کو کھانے کے لیے برداشت کیا اس نے صبر کیا اور آخر کار کلام پورا ہوا۔ خدا اپنے لوگوں کو اس طرح صبر سکھاتا ہے۔ کیوں! اس لیے کہ جب آپ دعا کرتے ہیں۔ اگر وہ اپنے کلام کو اس وقت جسمانی صورت میں پورا کر دکھائے۔ تو آپ صبر کرنا کبھی نہ سکھیں گے۔ بلکہ آپ زندگی کے اندر اور زیادہ بے صبر ہو جائیں گے آئیے میں آپ کو یہ سچائی اور بھی طریقے سے بتاتا ہوں۔ عبرانیوں 17:2 ایمان ہی سے ابراہام نے آزمائش کے وقت اخراج کو نذر گزرا تا اور جس نے وعدوں کو کوئی جان لیا تھا۔ وہ اس اکتوبر کو نذر کرنے لگا۔ یہ بات ابراہام کی آزمائش اس وقت کی گئی جب وہ وعدے کے کلام کو حاصل کر چکا تھا۔ بہت سے لوگ یہ سوچتے ہیں کہ جب خدا کے اچھے وعدوں کے لیے ہم یوسع کے نام سے دعا کرتے ہیں تو اس کے بعد کوئی آزمائش نہیں آئی چاہیے۔ لیکن یہاں پر یہ لکھا ہے کہ ابراہام کی آزمائش اس وقت کی

گئی جب وہ وعدے کو حاصل کر چکا تھا۔ یہ بالکل اسی طرح ہے۔ جس طرح زبور 19:105 میں یوسف کا ذکر کرتا ہے۔ جب تک کہ اس کا تختن پورا نہ ہوا۔ خداوند کا کلام اسے آزماتا رہا۔ خدا نے ہمارے ساتھ بہت بڑے اور قیمتی وعدے کئے ہیں۔ اس کا ان کو پورا کرنے کا وعدہ کیا ہے۔ اور وہ کرے گا۔ لیکن دعا کرنے کے وقت سے لے کر جواب حاصل کرنے تک ہمیں صبر کرنا چاہیے۔ کیونکہ صرف صبر ہی کے ساتھ زندگی کے وارث ہوتے ہیں۔ خدا ہمیں اس سبق کو سیکھنے کی ویسی ہی توفیق بخشے۔ جس طرح چھٹے زمانے کے لوگوں نے صبر سیکھا۔ ہم ان عظیم مسیحیوں کی زندگی کی تاریخ کو پڑھتے ہیں۔ ہماری اور ان کی زندگیوں میں کتنا فرق ہے۔ کیونکہ وہ بڑے صابر اور خاموش تھے۔ لیکن آج کل ہم اپنی بے صبری پر غالب آنے کے لیے جلدی کرتے۔

313-1 وہ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ چونکہ تو نے میرے کلام کو قبول کیا ہے اور اسکے مطابق زندگی بُر کر کے صابر بن گیا۔ تو میں بھی آزمائش کے اس وقت تیرے حفاظت کرو گا جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لیے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔ یہاں ہم پھر دوزمانوں کے ایک دوسرے میں مغم ہوتے ہوئے دیکھتے ہیں۔ کیونکہ اس وعدے کا تعلق غیر قوموں کے زمانے کے ساتھ ہے۔ جو بڑی مصیبت کے وقت اپنی نقطہ عرض پر ہو گا۔

313-2 میں بھی آزمائش کے اس وقت تیری حفاظت کروں گا۔ جو زمین کے رہنے والوں کے آزمانے کے لیے تمام دنیا پر آنے والا ہے۔ اس آیت کا مطلب یہ نہیں کہ حقیقی کلیسا مصیبتوں میں سے گزرے گی اگر اس کا مطلب یہ ہوتا کہ تو یہاں پر اسکا ذکر کیا جاتا۔ لیکن یہاں پر یوں لکھا ہے کہ میں بھی آزمائش کے وقت تیرے حفاظت کرو گا۔ یہ آزمائش بالکل با غم عدن کی آزمائش کی طرح ہے۔ یہ خدا کے فرمائے ہوئے کلام کے بر عکس کس قدر قدرت دینے والی تجویز ہے گو انسانی دلائل کے مطابق یہ بالکل درست اور لوگوں کو بے وقوف بنانے کے لیے روشنی فراہم کرتی ہے۔ تو بھی بر گزیدہ گمراہ نہ ہو گے۔ یہ آزمائش اس طرح آئیگی۔ وللادا ف چ چ چ کی تحریک جو اس خوبصورتی اور باہر کت اصولوں کے ساتھ تیار کی ہوئی نظر آتی ہے۔ جس کے مطابق ہم تمحی کی دعا کے مطابق ایک ہو سکتے ہیں۔ تو بھی یہ سیاسی طور پر اس قدر مضبوط ہو گی یہ حکومتوں کے اوپر اس طرح اثر انداز ہو گی کہ وہ براۓ راست یا اس کے اصولوں کی وفاداری کے طور پر اسکے ساتھ نسلک ہوں گے۔ ایسی کہی شخص کو بطور کلیسا یا اس وقت تک پہنچانا نہ جائے گا۔ جب تک وہ کسی نہ کسی طرح اس کو نسل کے نمبر نہ ہو گے۔

چھوٹے چھوٹے گروہ اپنے حقوق سے ہاتھ دھوپیٹھیں گے۔ یہاں تک کہ ان کی جائیدادیں اور روحانی حقوق چھین لیے جائیں گے۔ مثال کے طور پر اگر سب میں نہیں تو کم از کم بہت سے شہروں میں اگر آپ کسی عمارت کو نہ ہی عبادت کے لیے کرائے پر لینا چاہیں تو یہ نہیں ہو سکے گا۔ جب تک کہ خادموں کی کمیٹی اس کی مظہری نہ دے۔ فوج یا ہستا اولوں کے اندر جیپلن کا عہدہ سنچالنے کے لیے یہ لازمی ہے۔ کہ آپ کو کوئی تسلیخی خیالات کی کمیٰ قبول کرتی ہے۔ جو نبی یہ دباو بڑھتا جائے گا تو اس کی برداشت کرنا مشکل ہوئی جائے گی۔ کیونکہ اس میں قائم رہنے کے تمام حقوق سے دست بردار ہونا پڑے گا۔ بہت سے لوگ اس کے ساتھ چلنے کی آمائن میں گریگے۔ اس لیے وہ یہ محسوس کریں گے کہ الگ تھلک کام کرنے کی بجائے یہ بہتر ہو گا کہ ہم کسی تنظیمی دائرے کے اندر رہ کر عوام کے اندر کام کریں۔ لیکن وہ غلطی پر ہیں۔ شیطان کے جھوٹ پر یقین رکھنے کا مطلب ہے کہ شیطان کی خدمت کی جائے گی۔ گواپ اس کو یہ بیو داد کے نام سے پکاریں۔ لیکن بر گزیدہ گمراہ نہ ہو گے۔

314-1 علاوه از یہ بر گزیدہ لوگوں کو نہ صرف محفوظ رکھا جائے گا بلکہ جو نبی تحریک وجود میں آئے گی وہ بت بن جائے گی جو حیوان کے لیے تیار کیا گیا ہے تو مقدس لوگ اپر اٹھائے جائیں گے۔ اور یہ چھوٹی ہی ڈش تحریک جو فس کی رفاقت میں شروع کی گئی تھی۔ شیطان کا ایک ایسا بڑا دیوبندیون جائے گا۔ جو قلم دنیا کو ناپاکی اور دھوکے میں ڈال دے گی۔ کیونکہ رومن کی تھوکل اور پوٹسٹن کلیسیا یا دن کا نظام جو باہم متحد ہو رہا ہے۔ دنیاوی نظام کی تمام دولت کو اپنے قبضے میں کرے گی۔ اور تمام زمین کو اپنے مذہبی جمال میں گھیرے گی اور جس چیز سے وہ زندہ رہ سکتے ہیں۔ اس کو خریدنے یا فروخت کرنے کے حقوق کو پامال کر کے ان کو موت کے گھاٹ اتار دے گا۔ یہ اس لیے ہو گا کہ کسی کی بیٹیاں اسکے پاس واپسی جا چکی ہو گی اس عرصے میں روم سونے کی تمام ترسیل حاصل کرے گا۔ یہودیوں کے پاس تمام دستاویزی اقرار نامے اور کاغذات موجود ہیں۔ اور عین وقت پر تمام کاغذات کو حاصل کر کے موجودہ مالی نظام بتاہ کر کے سونے کا

مطالبة کرے گی۔ سونے کے بغیر نظام ختم ہو جائے گا یہودی لوگوں کو جال میں پھنسا کر اتحادی بنالیا جائے گا۔ اور کسی کلیسیا تمام دنیا کو اپنے قبضے میں کر گی۔

اپنوں سے وعدہ

314-2 مکافہ 11_12: ”میں جلد آنے والا ہوں۔ جو کچھ تیرے پاس ہے اسے تھامے رہتا کہ کوئی تیر اتاج نہ چھین نہ لے۔ جو غالب آئے میں

اُسے آپنے خدا کے مقدس میں سے ایک ستون بناؤں گا۔ وہ پھر کبھی باہر نہ نکلے گا۔ اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی یروشلم کا نام جو میرے خدا کے پاس سے آسمان سے اترنے والا ہے اور اپنا نیا نام اس پر لکھوں گا۔ ہمیں اس بات پر اظہار خیال کرنے کی ضرورت نہیں کہ وہ جلد آ رہا ہے۔ ہم جانتے ہیں کہ وہ آ رہا ہے۔ اس لیے کہ ہم آخری دنوں کے خاتمے پر ہیں یا نہیں؟ لیکن وہ سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے کہتا ہے کہ ”جو کچھ تیرے پاس ہے اسے تھامے رہتا کہ کوئی تیر اتاج نہ چھین نہ لے“۔

315-1 یسوع مصیبتوں کے درمیان آئے گا اور اس کی آمد کے ساتھ ہی قیامت ہوگی۔ بہت سے زمین میں سے نکل کر زندوں کے ساتھ اٹھائے جائیں گے اور اس کی واپسی کا انتظار کریں گے اور ان کو تاج دئے جائیں گے؟ کیوں اسلئے کہ وہ خُد اکے فرزند ہیں وہ اسکے ساتھ بادشاہی کر رہے ہیں۔ تاج اسی بات کو ظاہر کرتے ہیں کہ عظیم بادشاہ کے ساتھ متحمل کر راج کریں۔ یہ ان سب کے لیے جو زمین پر اس کے ساتھ برداشت کر رہے ہیں۔ کہ عادل مُصف ان کو صلد دے گا۔ جنہوں نے اپنا سب کچھ اسے دے دیا اور اپنا سب کچھ اسکے حوالے کر دیا اسکے ساتھ اسکے تحت پر بیٹھ کر اسی کی جلالی بادشاہت میں شریک ہو گے۔

315-2 اوہ! ہم سب کے پاس اس وقت کلام ہے اسکو ثابت قدمی کے ساتھ رہنا ہے۔ اسے چھوڑیں مت۔ خدا کے سب تھیار باندھ لو۔ اور ہر ایک تھیار جو اس نے ہمیں دیا ہے اسے استعمال کریں۔ اور خوشی کے ساتھ مستقبل کی راہ دیکھیں کیونکہ ہمیں وہ شخص تاج پہنانے والا ہے۔ جو خداوندوں کا خداوند اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے۔

315-3 وہ صرف تاج ہی نہیں دے رہا۔ بلکہ وہ یہ بھی کہہ رہا ہے کہ جو لوہن میں ہو نگے۔ ان کو وہ خدا کے مقدس میں ستون بنادے گا۔ لیکن خدا کا مقدس کیا ہے؟ یسوع نے اپنے بدن کے متعلق کہا ہے کہ یہ خدا کا مقدس ہے اور یہ تھا۔ لیکن اب اس کا بدن یا مقدس ہم ہیں۔ اسلیے حقیقی کلیسیا کے اندر روح القدس ہونے کی وجہ سے یہ خدا کا قدوس ہے اور اب وہ غالب آنے والوں کو اس مقدس میں ستون بنانے والا ہے۔ لیکن ستون کیا ہے؟ ستون دراصل بنیاد کا ایک حصہ ہوتا ہے اسلیے کہ یہ عمارت کو اٹھائے رکھتا ہے۔ خدا کا شکر ہو کہ وہ ہمیں ٹھیک رسولوں اور بنیوں کے ساتھ کھڑا کرتا ہے۔ کیونکہ انسپوں کے دوسرا باب کی 19 ویں تا 22 ویں آیت میں لکھا ہے کہ پس اب تم پردیسی اور مسافرنہیں رہے۔ بلکہ مقدسوں کے ہم طلن اور خدا کے گھرانے کے ہو گئے۔ اور رسولوں اور بنیوں کی بنو پر جس کے کونے کے سرے کا پتھر خود مسح یسوع ہے۔ تغیر کئے گئے ہوا سی میں ہر ایک عمارت ملا کر خداوند میں ایک پاک مقدس بنتا جاتا ہے اور تم بھی اس میں باہم تغیر کیے جاتے ہو۔ تا کہ روح میں خدا کا مسکن بن۔ 22 ویں آیت میں لکھا ہے کہ ہم اس میں باہم تغیر کئے جاتے ہیں۔ ہر چیز دروازے کے ذریعے داخل ہوتی ہے اور وہ یسوع ہے اور جو چیز اس کے ذریعے داخل ہوتی ہیں۔ وہ اس بدن یا مقدس کا حصہ ہوتی ہیں۔ جب خدا انسان کو مقدس کے اندر ستون کی صورت میں کھڑا کرتا ہے۔ اور اس کو اس بنیادی گروہ میں شریک کرتا ہے۔ تو وہ کیا کرتا ہے۔ وہ اسکو اپنا اپنے کلام کا مکافہ دیتا ہے۔ کیونکہ یہی وہ چیز تھی جو نبیوں اور رسولوں کے پاس تھی متی 17:16 یہاں وہ اس کلام کے اندر ہے۔ یہاں وہ کھڑا ہے کوئی بھی اسے وہاں سے نکال نہیں سکتا۔

316-1 ذرا فقط ” غالب“، پر غور فرمائیں۔ یوحننا پوچھتا ہے۔ کہ وہ کون ہے جو غالب آیا ہے۔ اور اسے فوری طور پر جواب ملتا ہے۔ کہ ”وہ جس کا ایمان ہے

کہ یسوع ہی مسح ہے۔ وہ نہیں کہتا کہ غالب آنے والا ہے جس کا ایمان یسوع اور مسح پر ہے بلکہ جو یہ ایمان رکھتا ہے کہ یسوع مسح ہے وہ ایک شخص دوہیں اور یہ وہ ہے جس کو خداوند یسوع مسح کے نام سے پختہ دیا گیا ہے۔

316-2 یہاں خدا کے دہن کے متعلق بات کر رہا ہے۔ کیا آپ اس کی ایک اور تصویر دیکھنا چاہتے ہیں؟ یہ مکافہ 4-17:7 میں پائی جاتی ہے۔ اور جن پر مہر کی گئی ہے میں نے ان کا شناسنا کہ بنی اسرائیل کے سب قبیلوں میں سے ہر ایک لاکھ 44 ہزار پر مہر کی گئی۔ یہوداہ کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی۔ روہن کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر۔ جد کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر۔ آشر کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر۔ نفتالی کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر۔ منی کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر۔ شمعون کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر۔ لاوی کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر۔ شکار کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر۔ زبولون کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر۔ یوسف کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر۔ بنیمین کے قبیلے میں سے بارہ ہزار پر مہر کی گئی۔ ان بانوں کے بعد جو میں نے لگاہ کی تو کیا دیکھتا ہوں۔ کہ ہر ایک قوم اور قبیلہ اور اہل زبان کی ایک ایسی بھیتر جسے کوئی شمار نہیں کر سکتا۔ سفید جامے پہن کھوکر کی ڈالیاں اپنے ہاتھوں میں لے ہوئے تخت پر برد کے آگے کھڑی ہے۔ اور بڑی آواز سے چلا چلا کر کھتی ہے کہ نجات ہمارے خدا کی طرف سے ہے جو تخت پر بیٹھا ہے۔ اور برہ کی طرف سے۔ اور سب فرشتے اس تخت اور بزرگوں اور چاروں جانبداروں کے گرد اگر دکھڑے ہیں۔ پھر وہ تخت کے آگے منہ کے بل گر پڑے۔ اور خدا کو حجہ کر کے کھا۔ آمین حمد اور تجدید اور حکمت اور شکر اور عزت اور قدرت اور طاقت ابد لا باد ہمارے خدا کی ہو۔ آمین۔ اور بزرگوں میں سے ایک نے مجھ سے کہا یہ سفید جامے پہننے ہوئے کون ہیں۔ اور کہاں سے آئے ہیں میں نے اس سے کہا کہ اے میرے خداوندو ہی جانتا ہے۔ اس نے مجھ سے کہا یہ وہی ہیں جو اس بڑی مصیبت میں سے نکل کر آئے ہیں۔ انہوں نے اپنے جامے برد کے خون سے دھوکر سفید کیے ہیں۔ اسی سبب سے یہ خدا کے تخت کے سامنے میں اور اس کے مقدس میں رات دن اس کی عبادت کرتے ہیں۔ اور جو تخت پر بیٹھا ہے وہ اپنا خیمہ ان کے اوپر تانے گا۔ اس کے بعد بھی ان کو بھوک لگگی نہ پیاس اور نہ کھنی ان کو دھوپ ستائے گی۔ نگری کیونکہ جو برد تخت کے پیش میں ہے وہ ان کی گلمہ بانی کرے گا۔ اور انہیں آپ حیات کی چشمیں کے پاس لے جائے گا۔ اور خدا ان کی آنکھوں کے سبب آنسو پوچھ جو ہے گا۔

یسوع آگیا ہے۔ اس نے ایک لاکھ 44 ہزار پر مہر کر دی ہے۔ اس نے ہر قبیلے میں سے بارہ ہزار کو لیا ہے۔ لیکن ایک اور بھی گروہ ہے جس کا ایک لاکھ ہزار کے ساتھ کوئی تعلق نہیں۔ اور ان کو نویں سے اٹھارویں آیت میں دیکھا جا سکتا ہے۔ یہ کون ہیں۔ یہ دہن کے اندر ہیں۔ اور انہیں غیر اقوام میں سے لیا گیا ہے۔ وہ دن رات اُس کے تخت کے آگے ہیں۔ وہ خداوند کی خاص حفاظت میں ہیں۔ اور وہ اُس کی دہن ہیں۔

317-1 جہاں کہیں دلہا جاتا ہے دہن اس کے ساتھ جاتی ہے وہ اسے کہی بھی پیچھے چھوڑے گا۔ وہ بھی بھی اس کے پہلوں چھوڑے گی۔ وہ اس کے ساتھ تخت میں شریک ہوگی۔ اور اس کو جلال اور عزت کا تاج پہننا یا جائے گا۔

317-2 اور میں اپنے خدا کا نام اور اپنے خدا کے شہر یعنی اس نئے یہودیتم کا نام جو میرے خدا سے پاس آسمان سے اترنے والا ہے۔ اور اپنا نیا نام اس پر لکھوں گا۔ خدا کا کیانا نام ہے؟ وہ خدا ہمارے ساتھ تھا۔ یعنی عانوایل لیکن یہ نام نہیں جو کھا تھا۔ تو اس کا نام یسوع رکھا گیا۔ یسوع نے کہا کہ ”میں اپنے باپ کے نام سے آیا ہوں اور تم مجھے قبول نہیں کرتے۔ اس لیے خدا کا نام یسوع ہے کیونکہ وہ اس نام سے آیا ہے۔ وہ خدا یسوع مسح ہے اور جب کوئی عورت کسی مرد کے ساتھ بیاہ کرتی ہے تو وہ کون سا نام اختیار کرتی ہے وہ مرد کے نام سے کہلاتی ہے۔ جب کوئی مرد کسی عورت کو اپنی بیوی بناتا ہے تو وہ اس کو اپنے نام سے منسوب کرتا ہے۔

317-3 مکافہ 4-1:21 ”پھر میں نے ایک نئے آسمان اور نئی زمین کو دیکھا کیونکہ پہلا آسمان اور پہلی زمین جاتی رہی تھی۔ اور سمندر بھی نہ رہا۔ پھر میں نے شہر مقدس نئے یہودیتم کو آسمان پر سے خدا کے پاس سے اترتے دیکھا اور وہ اُس دہن کی مانند آراستہ تھا جس نے اپنے شوہر کے لیے سندگار کیا ہو۔ پھر میں نے تخت میں سے کسی کو بلند آواز سے یہ کہتے سنایا کہ دیکھا کا خیمہ آدمیوں کے درمیان ہے۔ اور وہ ان کے ساتھ سکونت کرے گا اور وہ اس کے لوگ ہونگے۔

اور خدا آپ ان کے ساتھ رہے گا۔ اور ان کا خدا ہوگا۔ اور وہ ان کی آنکھوں کے سب آنسو پوچھ دے گا۔ اسکے بعد نہ موت رہے گی اور نہ ماتم رہے گا۔ نہ آہ و نالہ نہ درد پہلی چیزیں جاتی رہیں،” یہ کیسا عجیب ہے۔ خدا کے تمام وعدے پورے ہوئے ہیں۔ سب کچھ تمام ہو چکا ہے۔ تبدیلی پایہ تکمیل کو پہنچ چکی ہے۔ بہرہ اور اس کی لہن بیشہ کے لیے خدا کی کاملیت میں قائم ہو چکے ہیں۔ ذرا بتائیں کہ ان چیزوں کو کون کر سکتا ہے؟ کوئی بھی نہیں۔ اس پر سوچئے۔ اس کے خواب دیکھئے۔ جو کچھ کلام کہتا ہے۔ اسے پڑھئے ہاں ہم یہ سب کچھ کر سکتے ہیں۔ تو بھی ہم اس کے ایک معمولی حصے کو ہی جان سکتے ہیں۔ جب تک کہ ہم پہلی قیمت میں حقیقت نہ بن جائیں۔

318-1 اور میں اپنا نام اس پر لکھوں گا۔ اپنا نام۔ جب سب کچھ نیا ہو گا تو وہ اپنے نئے نام کو اختیار کرے گا اور وہی نام لہن کا بھی ہو گا۔ وہ کیا نام ہے اس کی تاویل کرنے کی کوئی بھی جرأت نہیں کر سکتا یہ روح کی طرف سے بطور مکافہ اسی طرح حاصل ہو گا کہ کوئی بھی اس کا انکار کر سکتا۔ لیکن اس میں کوئی شک نہیں کہ یہ مکافہ اسی دن دے گا جب وہ اپنا نام کو ظاہر کرے گا۔ یہاں صرف یہی کہنا ہو گا کہ یہ ہماری سوچ سے کہیں زیادہ عجیب ہو گا۔

آخری تنبیہ

318-2 مکافہ 13: ”جس کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے“ ہر زمانہ اسی تنبیہ کے ساتھ ختم ہوا ہے۔ یہ لگاتار آواز ہے کہ کلیسیا میں خداوند کو نہیں۔ یہ استدعا اس زمانے میں زیادہ اہمیت کی حامل ہے۔ کیونکہ اس زمانے میں خداوند کی آمد یقینی طور پر نزدیک ہے۔ شاید یہاں یہ سوال کھڑا ہو کہ ”اگر اس زمانے میں خداوند کی آمد یقینی طور پر نزدیک ہے۔ شاید یہاں یہ سوال کھڑا ہو کہ“ اگر اس کے بعد انہی ایک اور زمانہ ہے۔ تو پھر جلدی کس بات کی ہے؟ اس کا جواب یہ ہے کہ آخری وہ بہت ہی چھوٹا ہو گا۔ جملہ تکمیل کا کام۔ اور نہ صرف یہی بات ہے بلکہ ہمیں یہ بات بھی یاد رکھنی چاہیے۔ کہ خدا کی نظر میں وقت بہت تیزی کے ساتھ گزر رہا ہے۔ وہاں ہزار سال ایک دن کے برابر ہے اور جس طرح وہ وقت کو دیکھتا ہے اسکے مطابق اگر وہ چند گھنٹوں کے اندر آرہا ہے تو پھر اسے لازمی طور پر آگاہ کرنا چاہیے۔ اور اس کی آواز لگاتار ہمارے دلوں کے اندر گوئی ہنی چاہیے۔ تاکہ ہم اس کی آمد کے لیے تیار ہو سکیں۔

دنیا میں بہت سی آوازیں ہیں۔ بہت سے مسائل اور ضرورت ہیں۔ جو ہماری توجہ اپنی طرف مبدل کر رہی ہیں۔ لیکن روح کی آواز سے زیادہ اہم آواز اور کوئی نہیں پس جس کے سنتے کے کان ہوں وہ سنے کہ روح کلیسیاؤں سے کیا فرماتا ہے۔

